احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
پیر 18 جون 2007ء 2 جمادی الثانی 1428 ہجری 18 احسان 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 135

میں نہیں بھولتا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دعا میں نے رسول کریم ﷺ سے ایسی سیکھی جسے پڑھنا میں کبھی نہیں بھولتا دعا کا ترجمہ یہ ہے۔

اے اللہ مجھے ایسا بنادے کہ میں تیرا بہت زیادہ شکر کروں اور بہت زیادہ تجھے یاد کروں اور تیری نصائح کی پیروی کروں اور تیرے حکموں کی حفاظت اپنے عمل سے کروں

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب ادعیة النبی حدیث نمبر :3530)

اخبار الفضل کے مقاصد اور اس کے اجراء پر کی جانے والی مقبول دعائیں

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (مصلح موعود) نے 18 جون 1913ء کو ہفتہ وار الفضل جاری فرمایا اور اس کے پہلے پرچہ میں اس کے مقاصد اور ان کی قبولیت کے لئے دعائیں کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

’’خدا کا نام اور اس کے فضلوں اور احسانوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس سے نصرت و توفیق چاہتے ہوئے میں الفضل جاری کرتا ہوں...... میں بھی اپنے ایک مقتدر اور راہنما اپنے مولا کے پیارے بندے کی طرح اس بحر ناپیدا کنار میں الفضل کی کشتی کے چلانے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور بصد عجز وانکسار یہ دعا کرتا ہوں کہ بسم اللّٰہ............ ۔اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اس کی برکت سے اس کا چلنا اور لنگر ڈالنا ہو۔ تحقیق میرا رب بڑا بخشنے والا اور رحیم ہے۔ اے میرے قادر مطلق خدا، اے میرے طاقتور بادشاہ، اے میرے رحمان، رحیم مالک، اے میرے رب، میرے مولا، میرے ہادی، میرے رازق، میرے حافظ، میرے ستار، میرے بخشنہار، ہاں اے میرے شہنشاہ جس کے ہاتھوں میں زمین و آسمان کی کنجیاں ہیں اور جس کے اذن کے بغیر ایک ذرہ اور ایک پتہ نہیں ہل سکتا جو سب نفعوں اور نقصانوں کا مالک ہے۔ جس کے ہاتھ میں سب چھوٹوں اور بڑوں کی پیشانیاں ہیں۔ جو پیدا کرنے والا اور مارنے والا ہے۔ جو مار کر پھر جلائے گا اور ذرہ ذرہ کا حساب لے گا۔ جو ایک ذلیل بوند سے انسان کو پیدا کرتا ہے۔ جو ایک چھوٹے سے بیج سے بڑے بڑے درخت اگاتا ہے۔ ہاں اے میرے دلدار میرے محبوب خدا تو دلوں کا واقف ہے۔ اور میری نیتوں اور ارادوں کو جانتا ہے۔ میرے پوشیدہ رازوں سے واقف ہے۔ میرے حقیقی مالک۔ میرے متولی تجھے علم ہے کہ محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی خدمت کے ارادہ سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے۔ تیرے پاک رسول کے نام کے بلند کرنے اور تیرے مامور کی سچائیوں کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے یہ ہمت میں نے کی ہے۔ تو میرے ارادوں کا واقف ہے۔ میری پوشیدہ باتوں کا رازدار ہے۔ میں تجھی سے اور تیرے ہی پیارے چہرہ کا واسطہ دے کر نصرت و مدد کا امیدوار ہوں۔ تو جانتا ہے کہ میں کمزور ہوں میں ناتواں ہوں۔ میں ضعیف ہوں۔ میں بیمار ہوں۔ میں تو اپنے پہلے کاموں کا بوجھ بھی اٹھا نہیں سکتا۔ پھر یہ اور بوجھ اٹھانے کی طاقت مجھ میں کہاں سے آئے گی۔ میری کمر تو پہلے ہی خم ہے۔ یہ ذمہ داریاں مجھے اور بھی کبڑا کر دیں گی۔ ہاں تیری ہی نصرت ہے جو مجھے کامیاب کر سکتی ہے۔ صرف تیری ہی مدد سے میں اس کام سے عہدہ برآ ہو سکتا ہوں۔ تیرا ہی فضل ہے۔ جس کے ساتھ میں سرخرو ہو سکتا ہوں اور تیرے ہی رحم سے میں کامیابی کا منہ دیکھ سکتا ہوں۔ دین...... کی ترقی اور اس کی نصرت خود تیرا کام ہے اور تو ضرور اسے کر کے چھوڑے گا مگر ثواب کی لالچ اور تیری رضا کی طمع ہمیں اس کام میں حصہ لینے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ پس اے بادشاہ ہماری کمزوریوں پر نظر کر اور ہمارے دلوں سے زنگ دور کر۔ (دین) کی ترقی کے دن پھر آئیں اور پھر یہ درخت بارآور ہو اور اس کے شیریں پھل ہم کھائیں اور تیرا نام دنیا میں بلند ہو تیری قدرت کا اظہار ہو۔ نور چمکے اور ظلمت دور ہو۔ ہم پیاسے ہیں اپنے فضل کی بارش ہم پر برسا اور ہمیں طاقت دے کہ تیرے سچے دین کی خدمت میں ہم اپنا جان و مال قربان کریں اور اپنے وقت اس کی اشاعت میں صرف کریں۔ تیری محبت ہمارے دلوں میں جاگزیں ہو اور تیرا عشق ہمارے ہر ذرہ میں سرایت کر جائے۔ ہماری آنکھیں تیرے ہی نور سے دیکھیں اور ہمارے دل تیری ہی یاد سے پُر ہوں اور ہماری زبانوں پر تیرا ہی ذکر ہو تو ہم سے راضی ہو جائے اور ہم تجھ سے راضی ہوں تیرا نور ہمیں ڈھانک لے اے میرے مولا اس مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی رستہ دکھا۔ **لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں تک وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔** اس سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔ میری نیتوں کا تو واقف ہے، میں تجھے دھوکا نہیں دے سکتا۔ کیونکہ میرے دل میں خیال آنے سے پہلے تجھے اس کی اطلاع ہوتی ہے۔ پس تو میرے مقاصد واغراض کو جانتا ہے اور میری دلی تڑپ سے آگاہ ہے لیکن میرے مولا میں کمزور ہوں اور ممکن ہے کہ میری نیتوں میں بعض پوشیدہ کمزوریاں بھی ہوں تو ان کو دور کر اور ان کے شر سے مجھے بچالے اور میری نیتوں کو صاف کر اور میرے ارادوں کو پاک کر تیری مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ پس اس ناتوان وضعیف کو اپنے دروازہ سے خائب و خاسر مت پھیریو کہ تیرے جیسے بادشاہ سے میں اس کا امیدوار نہیں تو میرا دستگیر ہو جا اور مجھے تمام ناکامیوں سے بچالے۔ آمین ثم آمین ثم آمین‘‘۔

(الفضل 18 جون 1913ء ص3)

بیداری کا ایک بڑا ذریعہ

مرکزی اخبار و رسائل کا مطالعہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

بیداری کے قیام کے لئے دوسری اہم چیز یہ ہے کہ جو رسالے اور اخبار مرکز سے شائع ہوتے ہیں۔ وہ کثرت سے پڑھے جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر احمدی کے کان میں وہ باتیں پڑنی چاہئیں کہ جن کی اشاعت مرکز سے ہوتی ہے۔ مرکزی اخبار اور رسالوں میں ایک تو کچھ اپیلیں کی جاتی ہیں مثلاً بتایا جاتا ہے کہ بعض جماعتیں اپنے وعدوں کے مطابق اور اپنی ذمہ داریوں کے مطابق چندے نہیں دے رہیں یا بعض جگہوں پر (بیوت) نہیں ہیں وہاں (بیوت) ہونی چاہئیں یا بعض جگہ تربیت کے کام میں سستی ہے۔ وہاں اس طرف توجہ ہونی چاہئے۔ اگر جماعت کو یہ پتہ ہی نہ لگے کہ کس جگہ کس قسم کا نقص یا خامی واقع ہوگئی ہے تو وہ اسے دور کرنے کی طرف متوجہ کیسے ہوسکتے ہیں اسی طرح اگر جماعت اپنے اخبار اور رسالوں کو نہ پڑھے تو انہیں کیسے علم ہو کہ اللہ تعالیٰ کس رنگ میں اور کس کثرت کے ساتھ اپنی رحمتیں جماعت احمدیہ پر نازل کر رہا ہے اور رحمتوں کی اس بارش کے نتیجہ میں ہم پہ جو پہلی اور عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا اور اس کا شکر بجالانا ہے۔ لیکن اگر احباب جماعت کو ان رحمتوں کا علم ہی نہ ہو۔ تو حمد اور شکر بجالانے کی ان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ کیسے بجالائیں گے۔

میرے اس دورہ کے نتیجہ میں جو پچھلے دنوں میں نے یورپ کا کیا تھا۔ جماعت احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور رحمتوں کو دیکھا یعنی جنہوں نے دیکھا جنہوں نے اخبار پڑھے ہمارے اخبار میں بھی ان تمام رحمتوں کا ذکر اس رنگ میں نہیں آسکا جس رنگ میں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہم پر ہوا۔ ابھی پرسوں ہی امام کمال یوسف نے مجھے 164 تراشے اخباروں کے بھیجے ہیں۔ صرف ڈنمارک کی ان اخباروں کے تراشے ہیں جن میں (بیت) ’’نصرت جہاں‘‘ کے افتتاح کی خبریں شائع ہوئیں۔ یا انہوں نے ایڈیٹوریل لکھے یا نوٹ دیئے یا مضامین لکھے اس سلسلہ میں۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ یہ تراشے صرف یہاں کے اخباروں کے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے چرچ کی ہر بلیٹن دیکھی تو نہیں۔ لیکن میرا یہ اندازہ ہے کہ چرچ کی ہر بلیٹن نے ہماری (بیت) کے افتتاح کا ذکر کیا ہے۔ اس پر نوٹ لکھے ہیں۔ اب یہ ساری باتیں ہمارے اخباروں میں نہیں آئیں۔ لیکن جتنی باتیں ہمارے اخبار میں آئی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بھی ہمارے دل میں اپنے رب اور پیدا کرنے والے کے لئے حمد اور شکر کے جذبات پیدا ہونے چاہئیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ساری عمر ان رحمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے رہیں۔ تب بھی ہم حمد اور شکر کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

بعض نادان یہ خیال کر سکتے ہیں۔ کہ جو رحمتیں اور جو فضل اور جو برکات سماوی اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں نازل کیں۔ وہ کسی ایک شخص پر تھیں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وہ ساری رحمتیں جماعت احمدیہ پر تھیں۔ ساری جماعت ایک جان ہو کر اور ایک وجود بن کر خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی دعاؤں کو سنا اور جماعت پر اپنی رحمت کی بارش نازل کی۔ کسی ایک فرد واحد پر نہیں اور اس رحمت کے نزول کے بعد جماعت پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد پہلے سے کہیں زیادہ کرنے لگے اور اس کا شکر بجالائے تاکہ مزید رحمتوں کا نزول آسمان سے ہم پہ ہوتا رہے لیکن اگر جماعت کو ان چیزوں کا علم ہی نہ ہو تو حمد اور شکر کے جذبات کیسے پیدا ہوں گے۔

تو جماعت میں بیداری قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد بڑا بھی اور چھوٹا بھی۔ مرد بھی اور عورت بھی۔ جماعت کے اخبار اور رسالوں کو پڑھنے کی عادت ڈالے یا جو نہیں پڑھ سکتے۔ ان کو سنانے کا انتظام کیا جائے۔ جب تک جماعت کے دوستوں کو یہ پتہ ہی نہیں لگے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں اور فضلوں کے نزول کے ساتھ ترقیات کی راہوں پر کس طرح کس تیزی کے ساتھ اور بلندیوں کی کس سمت میں ہمیں لے جا رہا ہے۔ ہم اس کا شکر بجا نہیں لاسکتے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے ہمارے دلوں میں وہ جذبہ ہی نہیں ہوسکتا۔

تو جماعت کو بیدار رکھنے کے لئے مرکز کے اخباروں اور رسالوں کا پڑھنا ضروری ہے۔ اور ان اخباروں اور رسالوں کو پڑھنا اور پڑھوانا یہ انصار اللہ کی ذمہ داری ہے۔ یہ ذمہ داری انصار اللہ پر ہے کہ انہوں نے جماعت کو بیدار رکھنا ہے۔ انہوں نے جماعت کو بیدار رکھنا ہے تو جس وقت آپ یہاں سے تشریف لے جائیں۔ ہر ضلع کے نمائندے تو آئے ہوئے ہیں۔ ضلعی نظام اس بات کی طرف خاص توجہ دے کہ ہر احمدی کو ان فضلوں اور رحمتوں کی واقفیت ہوتی رہے۔ جو اللہ تعالیٰ جماعت پر ہمیشہ نازل کرتا رہا ہے اور کرتا چلا جا رہا ہے۔ بیداری پیدا کرنے کے لئے یا جماعت کو بیدار کرنے کے بعد بیداری قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر فرد واحد مرکز اور خلافت سے پختہ وابستگی رکھے۔ خلافت سے وابستگی رکھنے کا جب میں کہتا ہوں تو میری مراد کیا ہے۔ اس پر تفصیل کے ساتھ میں کچھ باتیں بیان کرنے کے بعد بتاؤں گا۔ بہرحال جماعت میں بیداری پیدا کرنے کے لئے اور بیداری قائم رکھنے کے لئے مرکز میں کثرت سے آنا۔ مرکز کے اخبارات کو کثرت سے پڑھنا اور خلافت اور مرکز سے وابستگی رکھنا یہ ضروری ہے اور اس کے لئے ہمیں بہرحال جدوجہد کرنی پڑے گی اور جدوجہد رہنی چاہئے۔ کیونکہ یہ ہمارا فرض ہے۔ ہمارا حق ہے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔

(سبیل الرشاد جلد دوم ص65)

جماعت کی عالمی ذمہ واریاں اور ’’الفضل‘‘

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’جو شخص بھی اس جماعت میں داخل ہوتا ہے وہ گویا اقرار کرتا ہے کہ اس جماعت کی ذمہ واریوں کو وہ قبول کرتا ہے اور اگر ابھی وہ زمانہ نہیں آیا کہ وہ باہر نکلے تو کم سے کم اسے یہ خیال تو کرنا چاہئے کہ وہ کس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کیا فوجی سپاہی ہر روز لڑائی کرتے ہیں؟ یا کیا پولیس والے ہر روز چوروں کو پکڑا کرتے ہیں؟ مگر کیا کبھی کسی سپاہی کے دل میں یہ خیال آسکتا ہے کہ میں لڑنے کے لئے نہیں ہوں؟ ایک پولیس مین خواہ دس سال تک کسی چور کو نہ پکڑ سکے اس کے مدنظر یہی ہوگا کہ جب بھی موقع ملے، اسے پکڑوں اور اگر وہ بددیانت ہے تو یہ خیال آئے گا کہ روپیہ لے کر اسے چھوڑ دوں مگر روپیہ بھی تو اسی حالت میں لے گا جب اسے پکڑے گا۔ بہرحال چور کو پکڑنے کا خیال اس کے مدنظر ہوگا۔ ایک سپاہی کے سامنے بھی ہمیشہ لڑائی ہوگی۔ اگر وہ بہادر ہے تو وہ خیال کرے گا کہ اگر لڑائی ہوئی تو میں اپنے ملک کے لئے یوں جان قربان کردوں گا اور دشمن کو شکست دوں گا۔ اگر کم بہادر ہے تو وہ خیال کرے گا کہ خدا کرے لڑائی نہ ہو۔ کیونکہ اگر ہوئی تو مجھے لڑنا پڑے گا اور اگر وہ بزدل ہے تو خیال کر رہا ہوگا کہ اگر لڑائی ہوئی تو میں بھاگوں گا کس طرح۔ پس خواہ اپنی بہادری دکھانے کے لئے ہو خواہ لڑائی سے بچنے کے لئے اور خواہ بھاگنے کی تجاویز سوچنے کے لئے، بہرحال سپاہی کے مدنظر لڑائی ضروری ہوگی۔ اسی طرح تم میں سے خواہ کوئی بڑھئی ہے یا دھوبی یا جولاہا، معمولی زمیندار ہے یا ادنیٰ تاجر، اگر اپنا اپنا کام کرتے وقت اس کے ذہن میں دنیا کی اصلاح کی تجاویز نہیں آتیں تو گویا اس نے اپنی پیدائش کی غرض نہیں سمجھی۔

میں تو حیران ہوتا ہوں کہ **بعض دوست شکایت کرتے ہیں کہ الفضل میں سیاسی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اگر وہ دنیا کی سیاسیات سے واقف نہیں ہوں گے تو اس کی اصلاح کیسے کریں گے۔ کیا سیاست قرآن کریم کا حصہ نہیں؟ ہاں اگر کوئی بات غلط شائع ہو تو اعتراض ہوسکتا ہے۔ ایک دوست کو شکایت ہے کہ جاپان کے حالات اخبار الفضل میں کیوں درج ہوتے ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جن کو میں کنویں کے مینڈک کہتا ہوں۔ فکر تو یہ ہونی چاہئے کہ جاپان کے حالات تو شائع ہوتے ہیں فلپائن کے کیوں نہیں ہوتے؟ روس کے کیوں نہیں ہوتے؟ یہ غم تمہیں کھائے جانا چاہئے** کہ کیا یہی ہماری پہنچ ہے کہ ہمارے اخبار میں صرف جاپان کے حالات ہی شائع ہوتے ہیں۔ ہمارے دوستوں کو اس پر گلہ ہونا چاہئے کہ جو نہیں چھپا نہ کہ اس پر جو چھپ رہا ہے۔ انہیں سوچنا چاہئے کہ کیا جاپان کی اصلاح ہمارا فرض نہیں؟ اگر ہے تو اس کے حالات کا علم نہ ہوگا تو ہمارے دل میں اس کے لئے درد کس طرح پیدا ہوگا اور ہم اس کی اصلاح کس طرح کر سکتے ہیں۔

پس ہماری جماعت کو اپنے فرائض کو سمجھنا چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں دنیا کی اصلاح کے لئے پیدا کیا ہے۔ خاص کر ایسے وقت میں جبکہ دنیا میں اس قدر خرابیاں پیدا ہوچکی ہیں۔ کیا ایک طبیب کہہ سکتا ہے کہ لوگ آکر مجھے تنگ کرتے ہیں جو اپنی بیماریاں مجھے بتاتے ہیں؟ اگر وہ ان بیماریوں سے آگاہ نہ ہو تو علاج کس طرح کر سکتا ہے۔ اسی طرح جب تک تم دنیا کے حالات سے واقف نہ ہو اس کی اصلاح کیسے کر سکتے ہو۔

(خطبات محمود جلد 18 ص10)

ایمانوں میں فرق

مکرم فضل الرحمٰن بسمل صاحب لکھتے ہیں۔

موضع سالم میں میرے نام اخبار الفضل آتا تھا۔ ایک دوست سراج الدین صاحب (جو اس وقت احمدی نہیں تھے) بڑے شوق سے مجھ سے بھی پہلے مطالعہ کرتے تھے۔ ایک دن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا مضمون تمباکونوشی کے خلاف شائع ہوا وہ خود کچھ عرصہ پہلے اس عادت کو ترک کر چکے تھے۔ مضمون مذکور پڑھ کر مجھے کہنے لگے اگر تم یہ مضمون پڑھ کر بھی تمباکونوشی ترک نہ کردو تو تمہارے اور ہمارے ایمانوں میں کیا فرق ہے۔ یہ بات تیر کی طرح میرے کلیجے میں لگی۔ میں نے بے ساختہ کہا اسی وقت سے میں اس عادت بد کو (جس کا میں بدقسمتی سے ان دنوں شکار تھا) ترک کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگرچہ دو ہفتوں تک مجھے سخت تکلیف رہی مگر میں نے اس عادت بد سے نجات پائی۔ جس کے لئے میں سراج الدین صاحب کا شکرگزار ہوں۔ اگر میں اسی طرح تمباکو پیتا رہتا تو ہزاروں روپے اس فضول کام میں خرچ کر چکا ہوتا۔ اور شاید صحت بھی برباد ہوتی۔ نیز مجلس بھی خراب ہوتی۔

(بھیرہ کی تاریخ احمدیت بھیرہ ص64)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

الفضل اور جماعت کے دیگر رسائل کا مطالعہ کیوں ضروری ہے

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری

دو بازو

سیدنا حضرت مسیح موعود نے دعویٰ ماموریت کے بعد قادیان سے باقاعدہ شائع ہونے والے دو اخبارات ''الحکم'' اور ''بدر'' کے متعلق فرمایا تھا کہ ''الحکم'' اور ''بدر'' ہمارے دو بازو ہیں، یعنی ان کے ذریعہ ہمارے مقاصد پورے ہو رہے ہیں اور یہ اخبار دین کی حقانیت اور ہماری تعلیم کو لاکھوں انسانوں تک پہنچانے کا موجب بن رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ اب بھی جماعت کا جو اخبار اور جو رسالہ بھی دنیا میں حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقاصد کو پورا کرنے کا موجب ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں حق کی صداقت کی براہین و نشانات نوع انسانی تک پہنچائے جاتے ہیں اور حضور کی مقدس جماعت کی تعلیم و تربیت کا موجب ہوتا ہے وہ حضور کے مذکورہ ریمارکس کے پیش نظر بلاشبہ حضور کا دست و بازو ہے اور اسے ایک لحاظ سے وہی شرف اور اہمیت حاصل ہونی چاہئے اور ہے جو ''الحکم'' اور ''بدر'' کو حضور کے زمانے میں حاصل تھی۔

پس جماعت کے احباب کا جماعتی اور انفرادی طور پر فرض ہے کہ ان کی سرپرستی کریں ان سے خود فائدہ اٹھائیں یعنی باقاعدہ خریدار بن کر ان کا مطالعہ کریں اور انہیں جماعت کے احباب تک بھی پہنچائیں اور ان کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی کوشش کریں۔ تاکہ غلبہ حق کی اس عالمگیر اور بین الاقوامی سکیم کی کامیابی میں ان کی کوششوں کا بھی حصہ ہو اور وہ ان خاص برکات اور ثواب دارین کے مستحق قرار پائیں۔ جو اس عظیم الشان ربانی مہم کے ذریعہ ہمارے لئے مقدر ہے۔

الفضل کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک

جہاں تک جماعت کے سب سے بڑے اور واحد روزانہ اخبار یعنی روزنامہ الفضل کا تعلق ہے جماعت کے لئے اس کی اہمیت اور افادیت بیان کرنا کم ازکم مجھے تو تحصیل حاصل کے مترادف معلوم ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ 1982ء کے دوران اپنی تقریر میں اخبار الفضل کی اہمیت اور اس کی وسیع اشاعت کو نہایت ضروری قرار دیتے ہوئے ساری جماعت کو یہ تحریک فرمائی کہ جماعت آئندہ جلسہ سالانہ 1983ء تک الفضل کی اشاعت کو کم ازکم دس ہزار تک پہنچادے۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے صرف احباب جماعت کے تعاون اور توجہ کی ضرورت ہے۔ اس وقت سے میرے دل میں یہ اصرار کروٹیں لے رہا ہے کہ عاجز خاکسار بھی اپنی توفیق کے مطابق حضور کے اس ارشاد مبارک کی تعمیل میں کسی نہ کسی رنگ میں ایسا تعاون پیش کرے جس سے الفضل کی اشاعت میں اضافہ ہوسکے۔ چنانچہ اپنی اسی نیک خواہش کی تکمیل کے لئے آج الفضل کی افادیت کے سلسلہ میں کچھ باتیں عرض کر رہا ہوں۔

سب سے پہلے تو یہ عرض ہے کہ ہمارے لئے جماعتی اور انفرادی طور پر یہ کیوں ضروری ہے کہ ہم ''الفضل'' کی ترقی کے لئے کوشاں رہیں اور دنیا بھر میں اس کی اشاعت وسیع سے وسیع تر کرتے جائیں اور ہر خواندہ احمدی اس کا مطالعہ کرے۔

الفضل کی اشاعت زیادہ سے زیادہ ہونی چاہئے

یہ اسی صورت میں بڑھے گی کہ ہم پوری کوشش سے اس کے لئے زیادہ سے زیادہ خریدار مہیا کریں اور کوشش کریں کہ ہر خواندہ احمدی کو جو الفضل کو بخوبی پڑھ سکتا ہو اور قیمت خریداری یعنی اس کا سالانہ بدل اشتراک بھی ادا کرسکتا ہو تحریک کی جائے کہ وہ ضرور اپنا جماعتی آرگن الفضل روزانہ حاصل کر کے گھر میں اس کا مطالعہ کرے اور سارے گھر والوں کو سنا پڑھا کر بلکہ دوسرے دوستوں کو بھی اس کی محتویات سے آگاہ کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہو۔

اس لئے کہ الفضل کے ذریعہ روزانہ دنیا کے کونے کونے میں احمدیت کا پیغام پہنچایا جاتا ہے اور نوع انسانی کو اس کے خالق و مالک خدا اور اس کے منجی اور عالمگیر ہادی و پیشوا سے حقیقی معنوں میں روشناس کرایا جاتا ہے جس کے ثواب و برکت میں آپ بھی شریک ہوں گے۔

الفضل میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور آنحضرت ﷺ کی صداقت کے دلائل و براہین اور قرآن کریم کی حقانیت اور اس کی برکات کے حصول کے طریق بڑے سادہ عام فہم اور دلچسپ اور سائنٹیفک طریق سے بیان کئے جاتے ہیں جن سے گمراہ ہدایت پاتے اور ان پڑھ خواندہ اور جاہل عالم بنتے ہیں۔

اس لئے کہ الفضل میں موقع و محل کے مطابق حضرت سرور کائنات ﷺ کی احادیث مبارکہ پیش کر کے ان کی قرآن کریم کی روشنی میں ایمان افروز تشریحات کی جاتی ہیں اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات اور ملفوظات کے ایسے اقتباسات دیئے جاتے ہیں جو ضرورت اور حالات کے مطابق ہوتے ہیں اور جنہیں جوں جوں غور سے پڑھتے جائیں توں توں انسان کے دل سے زنگ اور دنیا کے دھندوں کے تفکرات اور بوجھ اور غم و ہم دور ہوتے جاتے ہیں اور دل صاف ہو کر ایک نئی کیفیت اپنی روح کے اندر پیدا کر دیتا ہے۔

خاکسار راقم الحروف حلفاً بیان کرتا ہے میرے ساتھ بعض دفعہ ایسا ہوا ہے کہ بعض تفکرات اور دکھ درد سے بھرپور دل کو سینے میں لئے بیٹھا رو رہا ہوتا ہوں کہ اچانک تازہ الفضل پر نظر پڑتی ہے اور میں سب سے پہلے ملفوظات حضرت اقدس کا مطالعہ کرنے لگ جاتا ہوں اور جوں جوں پڑھتا جاتا یا بار بار پڑھتا ہوں دل سے غموں کا بوجھ (خواہ وقتی طور پر ہی سہی) ہلکا ہوتا جاتا ہے اور بعض دفعہ ملفوظات پڑھ کر میرا نفس ملامت کرنے لگتا ہے کہ اے بدبخت جب اتنا قریب اتنا پیارا اور اتنا رحیم و کریم ہے تیرا سمیع و مجیب اور بخشنہار خدا تو پھر دکھوں اور غموں میں گھلنے کی بجائے کیوں تو اٹھ کر اس کے آگے نہیں گرتا۔ کبھی تو اس کو تیرے حال پر رحم آجائے گا۔ اگرچہ یہ کیفیت اکثر وقتی رقت کی وجہ سے ہوتی ہے تاہم فائدہ تو دے جاتی ہے اور دل کا بوجھ ہلکا کر جاتی ہے۔ پس اور کوئی اس لحاظ سے الفضل کی افادیت اور برکت کا قائل ہو نہ ہو۔ مجھ پر تو الفضل میں مذکور احادیث کریمہ اور ملفوظات مبارکہ کبھی کبھی ضرور ایسی رقت اور ایسی پُرسوز حالت طاری کر جاتے ہیں کہ وہی قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے۔

کچھ عرصہ ہوا گزشتہ سردیوں میں اسی قسم کی اداسی اور افسردگی کی کیفیت میں شاید میری کسی لغزش یا پراگندہ خاطری کی وجہ سے مجھ پر آٹھ دس روز ایسے گزرے کہ محض خشک اور بیگاری نماز اور لفاظی کے سوا دل کی گہرائی سے کلمات دعا زبان پر آتے ہی نہ تھے۔ ایسی یبوسیت کی حالت میں جبکہ میں شاید غیر شعوری طور پر اس نقصان دہ کیفیت سے بے اعتنائی سے کام لئے جا رہا تھا۔ ایک رات اچانک مجھے تبخیر معدہ کی پرانی تکلیف کی شدت اور انفلوئنزا بخار نے بڑا پریشان کر دیا۔ رات کمرے میں اکیلے پڑے ہوئے مجھے تنہائی اور موت کے بھیانک خیالات نے آگھیرا۔ نیند پہلے ہی کوسوں دور تھی۔

اتفاقاً زیر تکیہ پڑا ہوا ایک الفضل نظر پڑ گیا۔ میں نے یونہی غیر ارادی طور پر لیٹے لیٹے اسے کھینچ کر آنکھوں کے سامنے کرلیا اور ملفوظات حضرت اقدس دیکھتے ہی میں آٹھ دس سطریں پڑھ گیا۔ شاید اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوگی کہ اس آڑے وقت میں مجھے دعا کا موقع عطا کر دیا جائے۔ اس مقدس تحریر میں اسی بات پر زور دیا گیا تھا کہ خدا کے حضور دعا اور آہ و بکا اور استغفار سے غافل ہونا ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔ اس وقت بجلی کے فلیش کی طرح مجھ پر ان پاک کلمات کا ایسا اثر ہوا کہ مجھے پسینہ آنے لگا اور دل میں عجیب خشیت اور ڈر پیدا ہوا۔ میں فوراً اٹھ کر قبلہ رو بیٹھ گیا اور عشاء کی نماز کی نیت کرلی جو رات گئے تک رہ گئی تھی۔ اچانک مجھے یوں لگا جیسے میں اپنے آپ پر غصہ سے کانپ رہا ہوں اور میرا نفس مجھے سرزنش اور ملامت کرنے لگا کہ اے بدقسمت انسان تیرا ایک ہی تو خدا ہے تو اسی کی یاد سے غفلت کر کے اور کس خدا کی پناہ میں جائے گا۔ کیا دوزخ کا قصد ہے؟ اور اس کے ساتھ ہی میرا ہاتھ میرے منہ پر اس شدت سے تابڑ توڑ چانٹے لگانے لگا کہ میری چیخیں نکل گئیں اور میں نے روتے ہوئے بڑی اونچی آواز سے نماز پڑھنی شروع کر دی جس کا احساس مجھے جلد ہی ہوگیا۔

الحمدللہ کہ پھر وہ قبض کی حالت دور ہوگئی اور اس نماز اور اپنے رب کے حضور استغفار کا جو مزا آیا اس نے اس گنہگار نابکار کو اپنی وہ پُرگداز کیفیت یاد کرادی جو 1958ء میں خانہ کعبہ کی دیواروں سے چمٹ کر اور حضور ﷺ کے روضۂ مبارکہ پر اپنے خدا کے حضور دعا اور استغفار کے دوران ہوتی تھی۔ اس کے معاً بعد خلافت رابعہ کا پہلا جلسہ سالانہ آگیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی قیادت میں ہونے والی دعاؤں اور نمازوں میں شرکت کا شرف بھی میں نے پالیا۔ یاد رہے کہ میرے جیسے ادنیٰ مومنوں پر عموماً ایسی قبض و بسط کی حالتیں طاری ہوتی ہی رہتی ہیں۔ کمزوریاں اور غلطیاں بھی صادر ہوتی ہیں لیکن خدائے رحیم و کریم کے در پر بار بار حاضر ہونے اور بخشش طلب کرنے کی توفیق بھی اس کے فضل سے مل جاتی ہے۔ بشرطیکہ انسان اس کا دامن نہ چھوڑے۔ حضرت مسیح موعود کی ایک تحریر کے مطابق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اگر انسان لغزشیں نہ کھاتا تو میری صفت غفار کا اظہار نہ ہوتا اور اس صورت میں میں پھر کوئی ایسی مخلوق پیدا کرتا جو گناہ کرسکتی اور صحیح معنوں میں مجھ سے بخشش بھی طلب کرسکتی۔

خاکسار معافی چاہتا ہے۔ یہ دل رنجور و ناصبور میرے قلم کو کہاں سے کہاں لے گیا۔ ''الفضل'' میں سیرت سرور کائنات ﷺ سیرت انبیاء و رسلؑ، سیرت مسیح موعود اور بزرگان کرام کے چیدہ چیدہ حصے اور واقعات وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں جن کے نقش قدم پر چلنے اور پیروی کرنے کا اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے۔ نیز اس میں وہ انمول موتی وہ حقائق و معارف اور روحانی خزائن نوع انسانی کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود دنیا میں لائے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

اس لئے ''الفضل'' کا مطالعہ ضروری ہے کہ اس میں خلیفہ وقت کے خطبات اور تقاریر اور مجلس عرفان

میں بیان فرمودہ مضامین نیز حضور کے جماعت کے نام پیغامات اور ارشادات اور حضور کی مصروفیات کے بارے میں باقاعدہ نوٹ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اگر الفضل کا مطالعہ باقاعدہ نہ کیا جائے تو خلیفہ اور امام وقت کی برکات اور حضور کے زیر تربیت رہنے کے اس عظیم ذریعہ سے محرومی ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ

الامام جنة یقاتل من ورائه

کہ امام وقت مومنوں کے لئے ایک ڈھال اور سپر ہوتا ہے جس کے پیچھے چل کر انسان اپنے دین اور ایمان کے دشمن سے محفوظ رہتا ہے۔ پس اگر امام کے منشاء و حکم اور ارشادات سے ہی انسان اتنا غافل رہے کہ انہیں پڑھنے کے ذریعہ کو حاصل نہ کرے تو پھر ایسے شخص کی ناقابل تلافی محرومی اور دشمن کی زد میں آنے میں کیا شک رہ جاتا ہے۔

اس لئے کہ ''الفضل'' میں خاندان حضرت مسیح موعود اور دیگر مرکزی شخصیات کی صحت و سلامتی کے متعلق خبریں اور مرکز سلسلہ کے حالات اور مرکزی اداروں کے اعلانات شائع ہوتے ہیں جن کا جاننا مرکز سے وابستگی کے لئے بے حد ضروری ہے۔ نیز اندرون اور بیرون پاکستان خدمت دین کرنے والے مجاہدین کی رپورٹیں جماعت کی ترقی کی رفتار اور اس سلسلہ میں تائیدات الٰہیہ اور قبولیت دعا کے نشانات و واقعات اور دشمنان حق کی ناکامی و نامرادی کے حالات، متوفی احباب کا ذکر خیر اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات اور تقریباً ہر موضوع اور ہر Topic پر محققانہ اور مفید عام مضامین علمائے سلسلہ کے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ کون انکار کرسکتا ہے کہ ان سب امور کا روز بروز جاننا اپنے علم و معرفت اور تجربہ میں زیادتی اور ایمان کی سلامتی کے لئے نہایت ضروری ہے۔

خاکسار ایسے شواہد پیش کرسکتا ہے اس امر کے ثبوت میں کہ الفضل کا باقاعدہ مطالعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسان کو نہ صرف دیندار اور تقویٰ شعار بنا سکتا ہے بلکہ ناخواندہ کو خواندہ اور دینی امور سے نابلد محض کو دینی لحاظ سے اچھا خاصا صاحب علم و فضل بنا سکتا ہے۔ خاکسار کے والد صاحب مرحوم بالکل ناخواندہ تھے مگر انہیں جوانی کے زمانہ سے سلسلہ کے اخبارات ورسائل دیکھنے اور الٹنے پلٹنے کا شوق اور ایک قسم کی عقیدت تھی۔ تیس چالیس سال تک از خود یا کسی سے تھوڑی بہت مدد لے کر حرف شناسی کی کوشش کرتے رہنے سے وہ اس قابل ہوگئے تھے کہ خود ہی الفضل کا مطالعہ کر لیتے۔ چنانچہ جب تک بینائی نے ساتھ دیا الفضل باقاعدہ دیکھتے اور فائدہ اٹھاتے رہے۔ مجھے یقین ہے کہ جماعت کے مخلصین میں ایسی اور بھی کئی مثالیں ہوں گی۔

ایک مخلص خاندان کے چشم و چراغ

اس عاجز کے نہایت واجب الاحترام دوست اور جماعت امرتسر کے ایک نہایت مخلص خاندان کے چشم و چراغ محترم ڈاکٹر سرجن مسعود احمد صاحب آف ڈیوس روڈ لاہور سے مجھے دو مرتبہ آپریشن کرانا پڑا۔ اپریشن کے بہت بعد جبکہ خاکسار ان سے طبی مشورہ کے لئے گھر پر ملا تو باتوں باتوں میں میری نظموں اور مضامین کا مجھ سے انہوں نے ذکر فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ الفضل باقاعدہ پڑھتے ہیں۔ دن بھر آپ کئی کئی آپریشن کرتے اور کئی ڈیوٹیاں ادا کرتے ہیں۔ آپ کو الفضل کے مطالعہ کا کیسے وقت ملتا ہے۔ کہنے لگے میں الفضل روزانہ باقاعدہ پڑھتا ہوں اور اس سے مجھے اتنی دینی معلومات حاصل ہوتی ہیں کہ اب میں ہر دینی مسئلہ کی تہہ تک پہنچ جاتا ہوں میں جب انگلستان سے میڈیکل کورس پاس کر کے واپس آیا یا شاید فرمایا کہ انگلستان جاتے ہوئے میرے چچا حضرت قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے نے مجھے نصیحت کی تھی کہ کیسے بھی حالات ہوں الفضل کا ضرور باقاعدہ مطالعہ کیا کرو اس سے نہ صرف خدا کے فضل سے تمہارا ایمان سلامت رہے گا بلکہ دینی معلومات سے بہرہ ور ہوتے رہو گے۔ چنانچہ ان کی نصیحت کے مطابق جوانی کے ایام سے ہی میں الفضل کا باقاعدہ مطالعہ کرتا ہوں اور ان کی اس نصیحت پر عمل نے مجھے بہت فائدہ دیا ہے۔

غریب الوطنی میں الفضل کی قدر و قیمت

پس یہ درست ہے کہ الفضل کا باقاعدہ مطالعہ کرنا ضیاع وقت قطعاً نہیں بلکہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے اور اسے خریدنا اور اس کے لئے خریدار مہیا کرنا یا کسی رنگ میں اس کی اعانت کرنا ایک اہم جماعتی خدمت اور دینی جہاد ہے۔ ایک احمدی جب اپنا وطن چھوڑ کر کسی غرض کے لئے بیرونی ممالک میں جاتا ہے تو وہاں اسے الفضل کی اہمیت اور قدر و قیمت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔ مجھے خود بھی تجربہ ہے کہ کس بے تابی سے بیرونی ممالک میں کام کرنے والے مربیان اور پاکستانی (احمدی) احباب اپنی ڈاک میں الفضل کی آمد کے منتظر رہتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے متعلق سنا ہے کہ بیرونی ممالک کے دوروں کے دوران مختلف مشنوں کے مراکز میں پہنچتے ہی اکثر سب سے پہلے الفضل طلب کر کے بغور مطالعہ فرمایا کرتے تھے۔ مرکز سلسلہ میں بھی حضور روزانہ باقاعدہ اتنی گہری نظر سے دیکھتے تھے کہ اگر کسی اشتہار میں بھی بھولے سے کوئی خامی ہوتی یا کوئی لفظ رہ جاتا تو ادارہ کی رہنمائی فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ 1949ء میں میری افریقہ سے واپسی پر حضرت مولانا عبدالمغنی صاحب وکیل التبشیر اور ناظر اصلاح و ارشاد مجھے ساتھ لے کر سیدنا حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے مولانا صاحب سے پہلی بات ہی خفگی کے انداز میں یہ فرمائی کہ میں نے فلاں شخص کے گھر میں الفضل دیکھا ہے اس کا کاغذ نہایت ردی تھا اور اس کے فلاں صفحہ کی چھپائی بھی نہایت مدہم تھی۔ آپ اچھے کاغذ پر چھپا ہوا اخبار چن کر مجھے بھیج دیتے ہیں یہ طریق درست نہیں الفضل کے ہر پرچہ کی چھپائی معیاری ہونی چاہئے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مصلح موعود بھی الفضل بڑی توجہ اور گہری نظر سے مطالعہ فرماتے اور ادارہ کی رہنمائی فرمایا کرتے تھے۔

اخبار خرید سکنے کے باوجود دوسروں سے لے کر پڑھنے والے میرے ایک عزیز ہر شام کو جب گھر آتے ہیں تو اس قدر باقاعدگی اور شوق سے الفضل پڑھتے ہیں کہ ان کی والدہ اہتمام سے شام سے پہلے ہی الفضل کا پرچہ ڈھونڈ کر ان کے لئے تیار رکھتی ہیں۔ ان کے والد صاحب کا یہ حال ہے کہ روزانہ جب الفضل کی آمد کا وقت ہوتا ہے تو بعض دفعہ تین چار مرتبہ صحن میں جا کر دیکھتے ہیں کہ الفضل آیا ہے کہ نہیں اور آنے پر بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔ البتہ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض احباب الفضل پڑھتے تو ہیں لیکن خود خریدار نہیں بنتے بلکہ ہمسایوں یا کسی اور جگہ سے دو چار روز کے الفضل اکٹھے منگوا کر پڑھتے ہیں۔ یہ صورتحال نادار طبقہ کے لئے تو قابل قبول بلکہ قابل ستائش ہے لیکن مخیّر احباب کے لئے ایسا کرنا زیب نہیں دیتا اور ان کا یہ عذر کہ ہم اس لئے نہیں خریدتے کہ بعد میں ہم پرچے محفوظ نہیں رکھ سکتے اور گھر میں ادھر ادھر گرے پڑے رہنے سے بے حرمتی ہوتی ہے بھی معقول عذر نہیں ہے۔ پاکستان کے دو بڑے شہروں میں مجھے اپنے دو تین مخیّر دوستوں کے ہاں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا تو میرے الفضل طلب کرنے پر انہوں نے یہی عذر کیا کہ الفضل پڑھتے تو ہم بھی باقاعدہ ہیں مگر خود نہیں خریدتے کیونکہ بعد میں بے حرمتی ہوتی ہے۔

ایسے احباب کو حضرت مصلح موعود کی تنبیہ

ایک مرتبہ حضرت مصلح موعود نے ایسے احباب کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ الفضل کی قدر و قیمت اب گھٹے گی نہیں بلکہ بڑھتی ہی جائے گی کیونکہ اس میں جماعت کی تاریخ محفوظ ہو رہی ہے اور یہ جماعت کی تعلیم و تربیت کا ذریعہ ہے۔ آج سے پچاس ساٹھ سال بعد اس کا ایک ایک شمارہ ہزاروں روپے قیمت پائے گا۔ پس جو احباب الفضل کے فائل محفوظ نہیں رکھتے انہیں اس طرف توجہ دینی چاہئے اور اگر وہ محفوظ نہیں رکھ سکتے تو کسی لائبریری یا ادارے کو دے دیا کریں لیکن محض اس وجہ سے کسی سے عاریۃً لے کر پڑھنا نادرست فعل ہے اور الفضل کا جائز حق مارنے کے مترادف ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کسی سے اخبار لے کر پڑھنے کو پسند نہیں فرمایا کرتے تھے اور آپ نے اپنی تقاریر میں دو تین مرتبہ یہ بیان فرمایا کہ مغربی ممالک کے لوگ عاریۃً اخبار لے کر پڑھنے کو اس حد تک نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی بس یا ٹرین سے اترتے ہوئے اپنا اخبار اپنی سیٹ پر چھوڑ جائے تو بھی کوئی دوسرا آدمی وہ اخبار اٹھا کر نہیں پڑھتا بلکہ خود خرید کر اپنا اخبار پڑھتا ہے اور وہاں سفر و حضر میں اپنے کسی ساتھی سے اخبار مانگ کر پڑھنے کو سخت معیوب گردانا جاتا ہے۔ پس اخبار الفضل کسی سے مانگ کر پڑھنا اسی صورت میں جائز سمجھا جاسکتا ہے کہ پڑھنے والا خود خریدنے کے لئے مالی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ ایک عرب شاعر نے کتاب کسی سے مانگ کر پڑھنے کی مذمت کرتے ہوئے کیا خوب کہا ہے۔

الا یا مستعیر الکتب دعنی
فان اعارةً للکتب عار
فمحبوبی من الدنیا کتاب
فهل ابصرت محبوباً یعار

اے عاریۃً کتابیں لے کر پڑھنے والے میرا پیچھا چھوڑ کیونکہ عاریۃً کتابیں لینا دینا ذلیل کن اور نقصان دہ فعل ہے۔ اس دنیا میں میری کتاب مجھے بے حد محبوب ہے اور کیا تو نے کبھی دیکھا ہے کہ کسی کا محبوب اس کی طرف سے کسی دوسرے کو عاریۃً دیا گیا ہو؟ وجہ ظاہر ہے کہ بعض لوگ کتاب یا اخبار عاریۃً لے کر پھر واپس نہیں کرتے اور دینے والا لینے والے کا نام بھول کر کتاب ضائع کر بیٹھتا ہے۔

کتاب کی وفاداری اور محبوبیت کے متعلق ایک اور شاعر نے یہ خوبصورت شعر کہا ہے کہ جو یہاں اگرچہ غیر متعلق ہے لیکن بڑا اچھا ہے۔

اعز مکان فی الدنیٰ سرج سابح
وخیر جلیس فی الزمان کتاب

دنیا میں سب سے زیادہ پُر وقار اور معزز کرسی ہوا کے دوش پر تیرنے والے تیز گھوڑے کی پیٹھ ہے اور انسان کی بہترین ہم جلیس کتاب ہے۔

اہل قلم حضرات کی خدمت میں اپیل

جماعت کے علمائے کرام اور اصحاب علم و دانش خصوصاً وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے دنیوی علوم، سائنس اور ٹیکنالوجی وغیرہ میں نمایاں کامیابیاں عطا فرما رکھی ہیں۔ وقتاً فوقتاً الفضل کے لئے جماعتی ضرورت و حالات کے مطابق مضامین لکھ کر ارسال فرمائیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

جماعت کی طرف سے جاری کردہ اس جہاد بالقلم میں حصہ لے کر ثواب و برکت حاصل کریں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مضمون لکھتے وقت یہ ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے کہ مضمون کا اسلوب و انداز امتیازی اور اچھوتا ہو اور اس میں کوئی نئی تحقیق نیا نظریہ یا اپنی تحقیق کے نتیجہ میں نئے حوالے ہوں اور اگر پرانی ضروری دلیلیں بھی پیش کرنی پڑیں تو اس کے لئے بھی قدرے اچھوتا اور نیا انداز بیان اختیار کریں تا کہ آپ کے مضمون کو دلچسپی سے پڑھا جائے اور اس سے قارئین کے علم و تجربہ میں

زیادتی ہو ورنہ پرانی شراب طہور پرانے ہی مٹکوں میں پیش کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں ہوتی اگرچہ کبھی کبھی ضرورت کے مطابق ایسا بھی کرنا پڑتا ہے۔ بالآخر اس سلسلہ میں یعنی الفضل کی اشاعت وخریداری بڑھانے کے لئے ہی تحریر کردہ استاذی المکرم حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب کے مضمون کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے لاجواب ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

’’اے احمدی عالمو! ادیبو! مصنفو! وجاہت والو! عہدہ دارو! مناصب عالیہ پر فائز ہونے والو! اے وکیلو! ڈاکٹرو! تاجرو! پیشہ ورو! صناعو! اور موجدو اور سائنسدانو! مؤرخو اور مختلف کاموں کے ماہرو! الفضل جو حضرت اقدس کا بازو ہے۔ اسے اپنی مالی اعانت اور علمی حقائق اور نئے نئے کارناموں سے مزین کرو۔ اسے حضرت اقدس کا سہانا چمن سمجھ کر اور سرسبز گلستان تصور کر کے اپنی قلموں کے پانی سے سیراب کرو کہ یہ مسیح موعود کے زمانے کا وہ دینی جہاد اور شیطان سے آخری جنگ ہے جس کا نقشہ حضور نے یوں کھینچا ہے۔

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

(الفضل 13 ستمبر 1936ء)

شکرگزاری کے لئے الفضل پڑھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 15/ اکتوبر 1971ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

یہ ہمارا جمعہ جو ہے یہ.......... بہت ہی مفید اور حسین بنایا گیا ہے اس دن ہم سارے آپس میں ملتے ہیں اور خطیب یا دیگر ذمہ دار آدمی جو ہیں ان کو........ ضروریات لوگ کے سامنے رکھنے اور دعائیں کروانے کا، حالات بتانے کا، ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کا موقع ملتا ہے اور یہ سلسلہ بڑا ضروری ہے اب تو خطبہ چھپ جاتا ہے کیونکہ طباعت کا کام بڑی ترقی کر گیا ہے۔ اخبار بھی ہر ایک آدمی تک پہنچ جاتے ہیں یعنی ہر اس آدمی تک جو پڑھنا چاہے تاہم یہ **بڑا افسوس ہے کہ جماعت میں بھی بعض ایسے لوگ ہیں جو الفضل کو پڑھتے نہیں ایک نظر تو ڈالا کریں شاید اس میں آپ کی دلچسپی کی کوئی چیز مل جائے اور خصوصاً اللہ تعالیٰ کے جو فضل جماعت پر نازل ہو رہے ہیں ان کو پڑھا کریں، اس کے بغیر آپ شکر نہیں** ادا کر سکتے کیونکہ جس شخص کو یہ احساس ہی نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کتنی رحمتیں اور برکتیں اس پر نازل کر رہا ہے وہ اللہ کا شکر کیسے پیدا ادا کرے گا اور احساس کیسے پیدا ہو گا جب تک آپ اپنے علم کو up to date نہ کریں یعنی آج تک جو فضل نازل ہوئے ہیں اس کا پورا علم نہ ہو۔

(خطبات ناصر جلد 3 ص 463)

غلام مصباح بلوچ صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود اور الفضل کے ایڈیٹر

حضرت ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی

حضرت ماسٹر احمد حسین صاحب ولد شیخ غلام حسین صاحب قریشی دہلی کے مضافاتی علاقے فرید آباد تحصیل بلب گڑھ کے رہنے والے تھے۔ آپ گیارہ بہن بھائی (سات بھائی اور چار بہنیں) تھے۔ آپ نے فرید آباد سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد علی گڑھ سے انٹرنس پاس کیا۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد کچھ عرصہ بطور ٹیچر ملازمت کی اسی لئے ماسٹر کہلاتے تھے۔ آپ ایک علم دوست وجود تھے لکھنے کی طرف رجحان پایا تھا لہٰذا آپ کو مضمون نویسی کا بہت شوق تھا یہ شوق اتنا بڑھا کہ ٹیچنگ چھوڑ کے آخر اخبار ’’چودھویں صدی‘‘ راولپنڈی میں اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر ہوگئے یہ وہ زمانہ تھا جبکہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی بابت لیکھرام نہایت شان سے پوری ہوئی، بعض لوگوں کے پیشگوئی کے متعلق اعتراض کرنے پر حضور نے اہل الرائے صاحبوں سے اس نشان کے متعلق گواہی دینے کی تحریک کی اور فرمایا:

’’........ میں اپنے قومی بھائیوں کے سامنے یہ اپیل پیش کرتا ہوں اور ان کو اس مردانہ شہادت کے ادا کرنے کا موقعہ دیتا ہوں جس سے دنیا کے اخیر تک عزت کے ساتھ نیک مردوں کی فہرست میں ان کا نام درج رہے گا۔

الراقم میرزا غلام احمد قادیانی 12 مئی 1897ء

(استفتاء، روحانی خزائن جلد 12 ص 136)

حضور کے اس اعلان کے ساتھ کثرت سے آپ کی خدمت میں تصدیقی خطوط آئے حضور نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں ان مصدقین کا ذکر فرمایا ہے، حضرت ماسٹر صاحب نے بھی اپنا تصدیقی خط بھجوایا اس طرح آپ کا نام بھی ہمیشہ کے لئے نیک مردوں کی فہرست میں محفوظ ہو گیا ہے:

’’61...... احمد حسین صاحب فرید آبادی ضلع دہلی
ماسٹر اسلامیہ سکول راولپنڈی

میں آپ کو صدق دل سے (دین حق) کا رکن رکین مانتا ہوں آپ کی اہم اور ضروری دعا مستجاب ہونی ممکن ہے۔‘‘

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 ص 181)

کتاب ’’تریاق القلوب‘‘ 1900-1899ء کی تصنیف ہے اس کا مطلب ہے اس دور تک آپ حضور کے متعلق اعلیٰ حسن ظن رکھتے تھے آپ کی بیعت کا سال معلوم نہیں۔ بیعت میں آنے کے بعد آپ نے اس پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کی بہت سعی کی اور اس سلسلہ میں اپنی خداداد صلاحیت اخبار نویسی کو خوب استعمال کیا چنانچہ 1906ء میں آپ نے ایک کھلی چٹھی بعنوان ’’جماعت احمدیہ اور اکابر ملت‘‘ اخبار بدر میں شائع کروائی جس میں لکھا:

’’اکابر ملت .... سے میری مراد وہ حضرات ہیں جنہیں موجودہ مسلمانوں کی قومی مجالس اور اغراض و مقاصد میں ان کے اہل قلم نے چیدہ و برگزیدہ یا کریم آف سوسائٹی کا بھی عطرمان رکھا ہے مثلاً نواب محسن الملک بہادر، شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی، شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب، مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی، منشی ذکاء اللہ صاحب دہلوی، خواجہ الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی، مولوی حبیب الرحمان صاحب شروانی رئیس بھیکن پور وغیرہم جن کے نام ہائے نامی اکثر قوموں، جلسوں میں بڑی عزت اور اکرام اور احترام سے لئے جاتے ہیں........... اور جہاں تک مجھے علم ہے انہوں نے ہمارے اس سلسلہ حقہ کے مخالف یا موافق تاحال صراحتہً اور علانیۃً کچھ نہیں کہا۔

.... میں اپنے خیال میں ان بزرگوں کا کسی نہ کسی حد تک اور کسی نہ کسی طرح ممنون احسان ہوں اور اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے ایک خاص فضل وانعام کی وجہ سے مجھے سچی مسرت حاصل ہے چاہتا ہوں کہ اپنے رنگ میں اس احسان کا بقدر امکان شکریہ ادا کروں جو ذکر احسان کے بغیر محال و مہمل ہوتا کاش یہ بزرگان قوم میرے ناچیز شکریہ کو حسب دلخواہ قبول فرماویں اور اس فضل وانعام اور سچی سعادت و مسرت سے حصہ لینے میں کما حقہ سعی فرمائیں جو خوش نصیبوں کو امام وقت کی شناخت، تصدیق اور اتباع سے حاصل ہوتی ہے اور اسی صورت میں مجھے اطمینان ہو سکتا ہے کہ ان بزرگوں نے میرا ہدیہ خوردانہ عملی طور پر قبول فرمایا.........

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی مینیجر رفیق ایجنسی امرتسر‘‘ (بدر 5/ اپریل 1906ء ص 8،9)

اس خط سے آپ کے جوش دعوت الی اللہ کا پتہ چلتا ہے، جہاں بھی آپ کو موقع ملتا دعوت الی اللہ ضرور کرتے۔ اخبار الفضل ایک رپورٹ میں لکھتا ہے:

’’جناب ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی اطلاع دیتے ہیں گوڑ گاؤں میں انفرادی طور پر بعض اشخاص کو (دعوت الی اللہ) کی گئی جن پر بفضلہ نیک اثر ہوا اور انہوں نے سلسلہ حقہ کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش کی ہے۔

(الفضل 18 جولائی 1916ء)

حضرت ماسٹر صاحب ایک خادم دین وجود تھے آپ نے اپنی لکھنے کی صلاحیت سے حضرت سلطان القلم کی پیروی میں تعلیم و تربیت کے بہت سے مضامین اور کتابچے شائع کئے، آپ کی بعض تصنیفات کا ذکر حسب ذیل ہے:

1۔ انوکھی استانی 1918ء
2۔ پنجاب کی سوغات
3۔ رفیق نوجوان 1898ء راولپنڈی
4۔ سینس تاریخ احمدی 1929ء قادیان
5۔ معین المبلغین 1920ء
6۔ قطرات عطر یعنی لباب احمدیت 1916ء

آپ کی کتاب ’’قطرات عطر‘‘ پر ریویو لکھتے ہوئے اخبار الفضل نے لکھا:

’’جناب ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی کسی معرفی کے محتاج نہیں آپ ہمارے سلسلہ کے ایک کہنہ مشق اور پختہ کار اہل قلم ہیں۔ موجودہ ایام میں اگرچہ تصنیف و تالیف کا کام بہت مشکل ہو رہا ہے لیکن جس دل اور دماغ نے اسی کوچہ میں پرورش پائی ہو وہ بھلا کہاں ایسی مشکلات کی کچھ پرواہ کرنے لگا ہے چنانچہ ماسٹر صاحب موصوف نے حال ہی میں ایک چھوٹا سا رسالہ بنام ’’قطرات عطر‘‘ تصنیف کر کے شائع کیا ہے جس میں مختصر طور پر صداقت احمدیت پر بہت عمدہ روشنی ڈالی ہے............ (الفضل 16 جنوری 1917ء)

1916ء میں دہلی میں جماعت احمدیہ کا ایک جلسہ ہوا جس میں مرکز سے علماء نے شرکت کی اس جلسے میں آپ نے اور آپ کے بھائی حضرت شیخ عبدالرحمن صاحب فرید آبادی نے بہت تعاون کیا، معاونین جلسہ کے شکرانے میں آپ دونوں کا ذکر موجود ہے۔

(اخبار ’’فاروق‘‘ 2 مارچ 1916ء)

حضرت ماسٹر احمد حسین صاحب نے تین شادیاں کیں، پہلی بیوی فوت ہوگئی تھیں، دوسری بیوی نے بوجہ آپ کے احمدی ہو جانے کے نکاح فسخ کرا لیا لہٰذا آپ نے تیسری شادی قاضی فیاض علی صاحب نجف گڑھ ضلع دہلی کے ہاں کی۔

(الفضل 20 مارچ 1922ء)

شادی کے بارہ برس تک اولاد نہ ہوئی لیکن میاں بیوی نے یہ وقت نہایت صبر سے گزارا بالآخر اللہ نے آپ کی دعاؤں کو سنا اور 4 دسمبر 1915ء کو آپ کے ہاں پہلے بچے کی پیدائش ہوئی، آپ نے اخبار الفضل میں اعلان دیتے ہوئے لکھا: (ان دنوں آپ ایڈیٹر الفضل تھے)

’’الحمدللہ کہ خاکسار احمد حسین فرید آبادی خادم الفضل کے ہاں 4 دسمبر کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے

لڑکا پیدا ہوا، شادی کو بارہ برس گزرے یہ پہلا بچہ ہے جو وطن میں بتاریخ مذکور دن کے دس بجے پیدا ہوا مگر یہاں (قادیان میں) اسی روز پیدائش سے قریباً 5 گھنٹے پہلے نماز فجر کے لئے بیدار ہوتے وقت بتلایا گیا ''میں بندہ خدا کا عطائے کریم''۔ حضرت اقدس نے اس کا نام محمد احمد تجویز فرمایا.......... دس خریداروں کو الفضل ایک سال تک بجائے چھ روپے کے پانچ روپے میں دیا جائے گا، ایک ایک روپیہ فی خریدار خاکسار احمد حسین فریدآبادی بطور شکرانہ تولید فرزند خود داخل کرے گا۔ انشاءاللہ''

(الفضل 8 دسمبر 1915ء)

آپ کی ایک بیٹی کا نام حمیدہ بیگم تھا جن کا نکاح حضرت مصلح موعود نے 2 ستمبر 1942ء کو مکرم سید نذیر احمد صاحب ابن سید محمد صاحب مرحوم امرتسر کے ساتھ پڑھا۔ (الفضل 4 ستمبر 1942ء)

حضرت احمد حسین صاحب فرید آبادی نے 31 جنوری 1922ء بروز منگل شام تقریباً ساڑھے سات بجے ایک لمبی علالت کے بعد وفات پائی۔ (الحکم 21 جنوری 1922ء) آپ خدا کے فضل سے موصی تھے اور نظام وصیت کے ابتدائی شاملین میں سے تھے آپ کا وصیت نمبر 5 ہے۔ آپ کی وفات پر آپ کے دوست حضرت قاضی ظہورالدین اکمل صاحب نے آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھا:

''ماسٹر صاحب تعلیم پا کر پہلے مارہرہ ضلع ایٹہ میں ٹیچر ہوگئے اور اسی لئے ماسٹر کہلاتے تھے، پھر مضمون نویسی کا شوق اتنا بڑھا کہ آخر ''چودھویں صدی'' راولپنڈی میں اسسٹنٹ ایڈیٹر ہو گئے، ''چودھویں صدی'' بند ہونے پر تاج الاخبار کے ایڈیٹر مقرر ہوئے یہ 1901ء کے قریب کا ذکر ہے۔ ان دنوں میں خاکسار (اکمل) گولیکی بیمار پڑا تھا اور مضمون نگاری کا شوق تھا، ماسٹر صاحب سے میرا تعارف اسی سلسلہ میں ہوا.......... میرا خیال ہے کہ اس سے کچھ عرصہ ہی پہلے آپ احمدیت میں داخل ہوئے۔ 1905ء میں جب میں قادیان کی جانب آیا تو امرتسر اترا وہاں ماسٹر صاحب کتابوں کی دکان کرتے تھے امرتسر سے دہلی بازار کمرہ بنگشن میں جا کر دکان کر لی اور میر قاسم علی صاحب کے اخبار الحق کے اسسٹنٹ ایڈیٹری بھی کرتے تھے.......... 1915ء میں الفضل کی ایڈیٹری پر بلوائے گئے اور قریباً ایک سال تک کام کیا پھر الفضل کی ایڈیٹری کا کام آپ سے لے لیا گیا مگر آپ یہیں کے ہو رہے اور کتابوں کی ایک دکان کر لی، دکان میں کتابوں کی ترتیب اور صفائی دوسروں کے لئے نمونہ تھی اس سے گزر اوقات بہت مشکل تھی میں سمجھتا ہوں کہ دس روپے ماہوار بھی آپ نہیں کما سکتے تھے مگر مجال ہے کہ آپ کی تنگی کا حال عام طور پر کھلا ہو جیسے بھی بن پڑے گزارہ کرتے تھے اور اپنی مدد آپ کرنا چاہتے تھے یہ پسند نہ تھا کہ کسی خیرات فنڈ سے آپ کو کچھ ملے۔ آپ نے بچے اور بچیوں کے مختلف رسالے نکالے، ایک رسالہ رفیق نام سے ماہوار شائع کرنا شروع کیا مگر مناسب قدر دانی نہ ہوئی اور کام نہ چلا پھر بھی ہمت نہیں ہاری اور آخری دم تک اس کی اشاعت کی فکر میں رہے۔ ماسٹر صاحب کی زبان اردو بہت صاف تھی اور تصنیف و تالیف کا ایک خاص ملکہ تھا اس فن خداداد سے انہوں نے بہت فائدہ پہنچایا جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ترجمہ انگریزی سے اردو میں بھی خوب کرتے تھے۔ یہاں تک کہ سرسری نظر میں یہ معلوم نہ ہوسکتا تھا کہ ترجمہ ہے۔ اپنی عمر کے آخری دنوں میں مرحوم کو یہ خیال تھا کہ احمدی بچیوں کے لئے ایک نصاب تعلیم تیار ہو جائے چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے انوکھی استانی، نرالی سہیلی دو کتابیں لکھیں، آخری کتاب تو اس وقت قادیان پہنچی جب آپ اپنی عمر عزیز کا آخری ہفتہ گزار رہے تھے۔ بواسیر کی شکایت تھی اور اس کے ساتھ ہی پیچش خونی، چلنا پھرنا تو درکنار بوجہ ضعف سیدھا بیٹھ بھی نہیں سکتے تھے پھر محنت کی عادی طبیعت بیکار بیٹھنا پسند نہ کرتی تھی اور لیٹے لیٹے ہی آپ کچھ نہ کچھ کام کرتے رہتے، گرتے پڑتے دکان پر بھی ہو آتے۔ معاملہ کی صفائی کا یہ حال تھا کہ اپنی وفات سے دو چار روز پہلے مجھے گھر بلایا اور جن لوگوں سے لین دین تھا ان کا قرضہ اتارنے کی نسبت گفتگو فرمائی حتی الوسع یہ ارادہ تھا کہ کسی کا احسان نہ ہو اور میں روپیہ ادا کر دوں۔ مرحوم کی سادہ زندگی، مرحوم کا خلوص، مرحوم کی قابلیت ادبی عرصہ تک مرحوم کی یاد ہمارے دلوں میں تازہ رکھے گی..........

(الفضل 20 مارچ 1922ء)

آپ کے ایک بڑے بھائی حضرت شیخ عبدالرحمٰن صاحب مسکین فرید آبادی جو آپ ہی کی دعوت سے احمدی ہوئے تھے حضرت مسیح موعود کے زمرہ رفقاء میں شامل تھے انہیں حضرت مسیح موعود کی مجلس میں اپنی نظمیں سنانے کا شرف حاصل تھا۔ انہوں نے 13 دسمبر 1935ء کو دہلی میں بعمر 65 سال وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

حضرت ماسٹر احمد حسین صاحب کی پہلی بیوی نے 1902ء میں وفات پائی۔ حضرت مسیح موعود نے قادیان میں نماز جنازہ پڑھائی۔

(الحکم 10 جولائی 1902ء ص 15 کالم 2)

دوسری بیوی نے بوجہ آپ کے احمدی ہونے کے نکاح فسخ کرالیا لہٰذا آپ نے تیسری شادی قاضی فیاض علی صاحب نجف گڑھ ضلع دہلی کی بیٹی محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ کے ساتھ کی۔ جن سے دو بچے ہوئے۔

1۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب

2۔ حمیدہ اختر زوجہ سید نذیر احمد صاحب

آپ کی یہ اولاد بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہے۔

آپ کی بیوی محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ آپ کی وفات کے بعد حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی یکے از 313 کے عقد میں آئیں۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ نے 15 نومبر 1967ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

مکرم احتجاج علی زبیری صاحب

''الفضل'' نے مجھے کیا دیا؟

اے محسن و ہمنوا 'الفضل'! میں جس قدر بھی تیرا ممنون ہوں وہ کم ہے مبالغہ سے پاک ہوکر حقیقت یہ ہے کہ ؏

زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے

اے محترم الفضل تو نے مجھ پر وہ احساں و اکرام کئے جو میرے ماں باپ بہن بھائی بھی نہ کر سکے تو نے مجھ کو ہر نیکی اور ہر بدی سے وقتاً فوقتاً آگاہ کیا، تو نے ناہموار اور کٹھن راستوں کو ہموار اور آسان بنا دیا۔ تجھ کو پاکر میں نے حسن کائنات دیکھا۔ جب تک تیرے ساتھ عشق و محبت کے دن گزارے زندگی میں ایک طراوت و سرور پایا وہ حقیقی سرور جو دنیا کے کسی مے خانے میں نہیں مگر ؏

عذر گناہ بدتر از گناہ

جب تجھ کو چھوڑا، تیری الفت کو چھوڑا دنیا کا ہر چین اور سکون مجھ کو چھوڑ گیا اور میں ایک تاریک و بھیانک گڑھے میں بھٹکتا پھرا یہاں تک کہ ؎

یا غم کے تھپیڑے سہتا تھا یا ٹھیس سے دل ہی ٹوٹ گیا
طوفان تھے جس کی زد پہ کبھی ساحل پہ وہ کشتی ڈوب گئی

اے میرے مخلص الفضل! مجھے یہ اعتراف کرنے میں قطعاً ہچکچاہٹ نہیں کہ میں ایک جاہل و نااہل دنیا کا کیڑا تھا اور گنڈے تعویذوں کی دنیا میں جنم لیا اور جہالت و لالچ کی آغوش میں پرورش پائی قال اقول کی گردان میں الجھا اور اپنے آبائی وطن واپس ہوکر حرص و ہوس اور دنیا کی نمائش سے جاٹکرایا۔

اے محسن الفضل! جب میں نے تجھ کو پکڑا تو تو نے مجھے اپنی جھولی میں بروقت ڈال کر اپنی پیاری آغوش میں ایسے لے لیا جیسے ایک بچھڑی ہوئی ماں اپنے کھوئے ہوئے بچے کو اپنے سینے سے چمٹا لیتی ہے۔ تو نے مجھے ایسے ہی چمٹایا تھا۔

اے کرم فرما الفضل! تو نے مجھے وہ نعمتیں بخشیں جو میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھیں اس پر گواہ شاہد ہیں وہ جنہوں نے میرا آغاز زندگی دیکھا ہے۔ جب میں نے تجھ سے ناطہ جوڑا، ہر سیلاب و طوفان نے مجھے چھوڑا۔ میں نے دنیا کی ہر عزت پائی اور کلاس ون (Class I) کے عہدے پر کام کیا اور نام بھی حاصل کیا۔ انگشت بدنداں تھے وہ عزیز و اقارب اور جاننے والے کہ یہ بے یارو مددگار بے بس و بے سہارا۔ جاہل و آوارہ کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔ مگر کوئی نہ جانتا تھا۔ کوئی نہ سمجھ سکا کہ یہ کرم مجھ پر کس کا تھا؟ خدا اور وہ خدا جس کے قبضہ قدرت میں جان کائنات ہے اس کو حاضر و ناظر جان کر سچ کہتا ہوں کہ کوئی بھی میرا ہمنوا اور رہبر نہ تھا اور تھا تو صرف اور صرف الفضل تھا۔ جس کی راہ میں ہدایت پر میں چلا جس نے اچھے برے کی تمیز سکھائی۔ دوست و دشمن کی پہچان بتائی۔ خدا ور خدا والے دکھائے روزمرہ کی زندگی کی کٹھن الجھنوں کو سلجھایا۔

مگر جب میں نے اے مکرم الفضل! تجھ سے بے رخی کی۔ تجھ سے ناطہ چھوڑا وہ سکون زندگی اور نعمت دنیا ایک غبار کی طرح اڑ گئی، ہر اپنی چیز کھو گئی یہاں تک کہ میں خود بھی کھو گیا۔

اے حقیقی غمخوار ''الفضل'' مجھے تجھ سے شکایت ہوگئی تھی۔ میں تیرا باغی ہوگیا تھا یہاں تک کہ تجھ کو دیکھتا اور پھینک دیتا کہ کوئی دلچسپی باقی نہ رہی تھی اور بخدا یہی تھا میری بدبختی کا نشان مگر 12 مئی 1962ء کا مضمون جو کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا تو نے مجھے سنایا، میں شرم و ندامت سے پانی پانی ہوگیا۔

میں پھر ایک دفعہ سجدہ شکر میں گر پڑا کہ کھوئی ہوئی نعمت، بھولی ہوئی راہ سوئی ہوئی زندگی اور روٹھا ہوا حسن پھر مجھے مل گیا۔

اے محسن و مخلص ''الفضل''! مجھے معاف کردے کہ میں نے تیرے احسانات فراموش کئے تھے تو نے مجھے وہ سب کچھ دیا جو میرے ماں باپ بہن بھائی مجھے نہ دے سکے۔ مگر میں نے تیری قدر نہ کی۔ اس کے باوجود تو نے مجھے پھر سہارا دیا اور کیچڑ و دلدل سے نکال کر اپنی مامتا بھری آغوش میرے لئے پھیلا دی۔ ''کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ اور بھی ہوسکتا ہے۔ یقیناً نہیں''۔

اے میرے غمخوار و مددگار الفضل! میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ رہتی دنیا تک تیرا دامن نہ چھوڑوں گا اور کسی تنگی و ترشی میں تجھ سے منہ نہ موڑوں گا۔ میں تیرا ہوں اور تو میرا سچ ہے:۔ ؎

جتنا بھی میں نے ضبط کیا احساس غم دل بڑھتا گیا
محروم رہیں پلکیں جس سے اس اشک میں ہستی ڈوب گئی

اے بے لوث اور مخلص دوست الفضل! میں وعدہ کرتا ہوں کہ تادم زیست تیری خدمت تیری عظمت کروں گا بھی اور کروانے کے لئے کوئی دقیقہ نہ چھوڑوں گا۔ کاش کہ خدا تعالیٰ اس اپنے عاجز اور گناہ گار بندے کی دعا قبول فرمائے۔ ؏

یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 69857 میں نصرت الٰہی

ولد محمد ممتاز قوم مجوکہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-5-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ نصرت الٰہی ۔گواہ شد نمبر 1 محمد ظفر اللہ وصیت نمبر 28984۔ گواہ شد نمبر 2 محمد عاطف جاوید ڈار وصیت نمبر 36722

مسل نمبر 69858 میں نتاشا ظفر

بنت محمد ظفر اللہ قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی بالیاں بوزن ڈیڑھ گرام مالیتی -/1000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ نتاشا ظفر۔ گواہ شد نمبر 1 محمد ظفر اللہ والد موصیہ وصیت نمبر 28984۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر مسرور احمد وصیت نمبر 45675

مسل نمبر 69859 میں نداء النصر

بنت محمد ظفر اللہ قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-5-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ نداء النصر ۔گواہ شد نمبر 1 محمد ظفر اللہ والد موصیہ وصیت نمبر 28984 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر مسرور احمد وصیت نمبر 45675

مسل نمبر 69860 میں رضیہ امین

زوجہ محمد امین قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-5-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر خاوند -/60000 روپے (2) طلائی زیور 3 گرام مالیتی اندازاً -/3000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ رضیہ امین ۔گواہ شد نمبر 1 محمد امین خاوند موصیہ ۔گواہ شد نمبر 2 ذکاء اللہ وصیت نمبر 32042

مسل نمبر 69861 میں عامر احمد وڑائچ

ولد ناصر احمد وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-10-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/25000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ عامر احمد وڑائچ ۔گواہ شد نمبر 1 خالد سمیع چوہدری وصیت نمبر 24942 گواہ شد نمبر 2 بشیر الدین وصیت نمبر 21919

مسل نمبر 69862 میں حبیب احمد اعجاز

ولد چوہدری ریاض احمد نیاز قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھٹائی کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-1-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حبیب احمد اعجاز۔ گواہ شد نمبر 1 ابرار احمد قریشی وصیت نمبر 34903 گواہ شد نمبر 2 شعیب احمد مغل وصیت نمبر 48840

مسل نمبر 69863 میں عمران احمد

ولد مظفر احمد قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت ...... ساکن بلدیہ ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-4-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمران احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد ولد عنایت اللہ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد مقصود وصیت نمبر 27766

مسل نمبر 69864 میں فرحت ہادی

زوجہ ڈاکٹر عبدالہادی انور قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور 217 گرام اندازاً مالیتی -/190000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تارخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ فرحت ہادی۔ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر عبدالہادی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد وصیت نمبر 28195

مسل نمبر 69865 میں قیصرہ کریم

زوجہ عطاء الکریم قوم کشمیری بٹ پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور 25 تولے اندازاً مالیتی -/375000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ قیصرہ کریم گواہ شد نمبر 1 عطاء الکریم خاوند موصیہ ۔گواہ شد نمبر 2 عبدالمنان وصیت نمبر 28892

مسل نمبر 69866 میں فرحت مبشر

زوجہ مبشر احمد اعجاز قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور 200 گرام مالیتی اندازاً -/200000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ فرحت مبشر ۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد بھٹی وصیت نمبر 26088 گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد اعجاز خاوند موصیہ وصیت نمبر 41715

مسل نمبر 69867 میں تمثیلہ شفیق

بنت شفیق احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-5-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور 4 گرام مالیتی اندازاً -/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ تمثیلہ شفیق۔ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود بدر وصیت نمبر 25544۔ گواہ شد نمبر 2 شفیق احمد بھٹی والد موصیہ

مسل نمبر 69868 میں شکیلہ شفیق

زوجہ شفیق احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-5-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر ادا شدہ -/5000 روپے (2) رہائشی مکان برقبہ 150 گز مالیتی اندازاً -/3000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شکیلہ شفیق۔ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود بدر وصیت نمبر 25544۔ گواہ شد نمبر 2 شفیق احمد بھٹی خاوند موصیہ

مسل نمبر 69869 میں عامر جمشید بٹ

ولد ڈاکٹر جمشید عالم بٹ قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30-4-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عامر جمشید بٹ۔ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد بھٹی وصیت نمبر 24100 گواہ شد نمبر 2 عارف منور ولد منور احمد

مسل نمبر 69870 میں نور محمد ایاز

ولد میاں نظر محمد (مرحوم) قوم چوہان پیشہ ملازمت عمر 66 سال بیعت 1960ء ساکن گلشن اقبال شرقی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 7-4-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان برقبہ 112 مربع گز اندازاً مالیتی -/600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نور محمد ایاز۔ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد بھٹی وصیت نمبر 24100۔ گواہ شد نمبر 2 خلیل الدین احمد وصیت نمبر 29993

مسل نمبر 69871 میں قمر سلطان گوہر

ولد محمد تحسین قوم راؤ راجپوت پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت 1991ء ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-5-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/16800 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ قمر سلطان گوہر۔ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود بدر وصیت نمبر 25544۔ گواہ شد نمبر 2 عارف منور وصیت نمبر 50907

مسل نمبر 69872 میں چوہدری کامران احمد

ولد چوہدری رفیع احمد قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میٹروول III کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-2-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ چوہدری کامران احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عارف منور وصیت نمبر 50907 گواہ شد نمبر 2 چوہدری رفیع احمد والد موصی

مسل نمبر 69873 میں نفیر احمد

ولد مبارک احمد قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11-2-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نفیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عارف منور وصیت نمبر 50907۔ گواہ شد نمبر 2 نیر احمد ولد مبارک احمد

مسل نمبر 69874 میں سیدہ درثمین

زوجہ قمر سلطان گوہر قوم سید پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-5-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر ذمہ خاوند -/100000 روپے (2) طلائی زیور 170 گرام مالیتی اندازاً -/180000 روپے (3) ترکہ والد فلیٹ واقع گلشن اقبال کراچی اندازاً مالیتی -/1300000 روپے (4) ترکہ والد پلاٹ واقع گلشن مہران کراچی اندازاً مالیتی -/700000 روپے (5) ترکہ والد دفتر واقع ایم اے جناح روڈ اندازاً مالیتی -/600000 روپے (6) ترکہ والد پلاٹ برقبہ ایک کنال 8 مرلہ واقع ربوہ۔ نوٹ: درج بالا ترکہ میں ہم 3 بہنیں دو بھائی والدہ حصہ دار ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/16800 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سیدہ درثمین۔ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود بدر وصیت نمبر 25544 گواہ شد نمبر 2 قمر سلطان گوہر خاوند موصیہ

مسل نمبر 69875 میں نازیہ سلطانہ

بنت دلاور حسین (مرحوم) قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولارچی ضلع بدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نازیہ سلطانہ۔ گواہ شد نمبر 1 ایم ریاض احمد رضا ولد ملک محمد شفیع۔ گواہ شد نمبر 2 عقیل احمد نگری وصیت نمبر 32950

مسل نمبر 69876 میں سعدیہ سلطانہ

بنت دلاور حسین (مرحوم) قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولارچی ضلع بدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سعدیہ سلطانہ گواہ شد نمبر 1 ایم ریاض احمد رضا ولد محمد شفیع۔ گواہ شد نمبر 2 عقیل احمد نگری وصیت نمبر 32950

مسل نمبر 69877 میں مصدق بلال

ولد منظور احمد قوم کاہلوں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولارچی ضلع بدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے

مبلغ-/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مصدق بلال۔ گواہ شد نمبر 1 ایم ریاض احمد رضا۔ گواہ شد نمبر 2 عقیل احمد نگری

مسل نمبر 69878 میں مصطفیٰ احمد

ولد منصور احمد قوم کاہلوں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولارچی ضلع بدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-3-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مصطفیٰ احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ایم ریاض احمد رضا۔ گواہ شد نمبر 2 عقیل احمد نگری وصیت نمبر 32950

مسل نمبر 69879 میں ملک قمر احمد

ولد ملک اعجاز احمد قوم کھوکھر پیشہ الیکٹرونکس ہیلپر عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولارچی ضلع بدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-4-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ملک قمر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 اکرام الحق ولد ملک اعجاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ملک انعام الحق ولد ملک اعجاز احمد

مسل نمبر 69880 میں ملک عمران احمد

ولد ملک اعجاز احمد قوم کھوکھر پیشہ دوکانداری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولارچی ضلع بدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-4-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/3000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ملک عمران احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ملک اعجاز احمد والد موصی۔ گواہ شد نمبر 2 غلام احمد ولد چوہدری عبدالحق

مسل نمبر 69881 میں بلقیس اختر

زوجہ ادریس احمد قوم جٹ سندھو پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 296 ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-5-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی دو ایکڑ مالیتی -/3000000 روپے (2) طلائی زیور 5 تولے (3) حق مہر ادا شدہ -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/36000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بلقیس اختر۔ گواہ شد نمبر 1 محمد الیاس ولد نذیر احمد (مرحوم)۔ گواہ شد نمبر 2 محمد عباس ولد محمد الیاس

مسل نمبر 69882 میں شازیہ رشید

بنت ڈاکٹر رشید احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوکوٹ ضلع میرپورخاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-8-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شازیہ رشید گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر رشید احمد والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد رشید ولد ڈاکٹر رشید احمد

مسل نمبر 69883 میں ناہید عباس

زوجہ محمد عباس قوم جٹ وینس پیشہ ٹیچنگ عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 296 ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-5-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 10 تولے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت ٹیچنگ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ناہید عباس۔ گواہ شد نمبر 1 محمد الیاس ولد نذیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد عباس خاوند موصیہ

مسل نمبر 69884 میں عرفان احمد

ولد ناصر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 296 ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-5-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) پلاٹ سوا دو مرلہ مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عرفان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد الیاس ولد نذیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد عباس ولد محمد الیاس

مسل نمبر 69885 میں عبدالمجید

ولد اللہ داد (مرحوم) قوم جٹ اٹھوال پیشہ زمیندارہ عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 519 گ۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-5-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی 3/1 ایکڑ مالیتی -/450000 روپے (2) رہائشی مکان مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/12000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالمجید۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد ولد عبداللطیف۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد شاد مربی سلسلہ ولد لعل دین (مرحوم)

مسل نمبر 69886 میں فرح ناز

بنت چوہدری ناصر احمد قوم جٹ ٹھوال پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 519 گ۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-5-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فرح ناز۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری ناصر والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید ولد اللہ داد (مرحوم)

مسل نمبر 69887 میں مبارک احمد

ولد محمد اسماعیل (مرحوم) قوم جنجوعہ جٹ پیشہ دوکانداری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 426 ج۔ب کاہنا کونٹا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-5-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان 14 مرلہ مالیتی-/100000 روپے (صرف قیمت ملبہ)۔ (2) حویلی 12 مرلہ مالیتی اندازاً -/30000 روپے (3) زرعی اراضی 5 کنال اندازاً مالیتی-/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/3300 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

العبد۔ مبارک احمد ۔گواہ شد نمبر 1 انس مبارک ولد مبارک احمد۔گواہ شد نمبر 2 مرزا عاشق حسین معلم سلسلہ ولد مرزا فضل الرحمٰن

مسل نمبر 69888 میں بشارت احمد

ولد محمد اسماعیل (مرحوم) قوم جٹ جنجوعہ پیشہ دوکانداری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 426 ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-5-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان 8 مرلہ (قیمت ملبہ) اندازاً مالیتی -/40000 روپے (2) ساڑھے چار مرلہ مکان اندازاً مالیتی -/15000 روپے کا 1/3 حصہ (3) زرعی اراضی 4 کنال مالیتی -/60000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بشارت احمد ۔گواہ شد نمبر 1 مرزا عاشق حسین معلم سلسلہ ولد مرزا فضل الرحمٰن ۔گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد ولد محمد اسماعیل (مرحوم)

مسل نمبر 69889 میں عبداللہ

ولد ماسٹر لیاقت علی زاہد قوم جٹ سدھو پیشہ مزدوری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 297 ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19-5-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عبداللہ۔گواہ شد نمبر 1 لیاقت علی زاہد والد موصی گواہ شد نمبر 2 مدثر احمد معلم سلسلہ ولد محمد اسماعیل

مسل نمبر 69890 میں عطیہ مدثر

زوجہ چوہدری مدثر احمد قوم جٹ کلو پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 413 ج۔ب کرنیل والا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-5-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 5 تولے مالیتی اندازاً -/75000 روپے (2) حق مہر ادا شدہ -/15000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔عطیہ مدثر۔گواہ شد نمبر 1 مدثر احمد خاوند موصیہ ۔گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد ولد خلیل احمد چوہدری خلیل احمد

مسل نمبر 69891 میں غلام رسول

ولد احمد دین قوم جٹ وینس پیشہ پنشنر عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 430 ج۔ب آدھا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-5-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زمین 66 کنال 14 مرلے واقع چک نمبر 430 کا 1/4 حصہ مالیتی -/1600000 روپے (2) زمین 42/ ایکڑ واقع چک نمبر 3 مظفر گڑھ کا 1/4 حصہ مالیتی -/3000000 روپے (3) 10 مرلہ پلاٹ واقع دارالفتوح شرقی ربوہ مالیتی -/800000 روپے (3) رہائشی مکان برقبہ 1 کنال کا 1/4 حصہ مالیتی -/100000 روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ -/9928 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں ۔اور مبلغ -/50000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ غلام رسول ۔گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد ولد محمد اسماعیل۔گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد محمود ولد دین محمد (مرحوم)

مسل نمبر 69892 میں ناصر احمد بٹ

ولد سلطان احمد قوم بٹ پیشہ مزدوری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 312 ج۔ب کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-4-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) ملبہ سامان مالیتی اندازاً -/15000 روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ناصر احمد بٹ۔ گواہ شد نمبر 1 ماسٹر رشید احمد باجوہ ولد امیر احمد باجوہ گواہ شد نمبر 2 ابرار احمد کاہلوں ولد محمد ادریس احمد کاہلوں

مسل نمبر 69893 میں روبینہ نسرین

بنت لیاقت علی قوم جٹ وینس پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 312 ج۔ب کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔ روبینہ نسرین ۔گواہ شد نمبر 1 ماسٹر رشید احمد وصیت نمبر 45841۔گواہ شد نمبر 2 ابرار احمد کاہلوں وصیت نمبر 48932

مسل نمبر 69894 میں محمد شریف رانجھا

ولد محمد سردار خان رانجھا قوم رانجھا پیشہ زمیندارہ عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 312 ج۔ب کتھو والی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-4-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی 4/ ایکڑ مالیتی -/520000 روپے (2) رہائشی 5 مرلہ مکان مالیتی اندازاً -/150000 روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت از بچگان مل رہے ہیں ۔اور مبلغ -/15000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔محمد شریف ۔گواہ شد نمبر 1 محمد افضل متین معلم سلسلہ۔گواہ شد نمبر 2 ماسٹر رشید احمد باجوہ

مسل نمبر 69895 میں فاخرہ شریف

بنت محمد شریف قوم رانجھا پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 312 ج۔ب کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔فاخرہ شریف گواہ شد نمبر 1 ماسٹر رشید احمد باجوہ۔گواہ شد نمبر 2 ابرار احمد کاہلوں

مسل نمبر 69896 میں رخسانہ اقبال

بنت محمد اقبال قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 312 ج۔ب کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔رخسانہ اقبال۔ گواہ شد نمبر 1 ماسٹر رشید احمد باجوہ وصیت نمبر 45841۔گواہ شد نمبر 2 ابرار احمد کاہلوں وصیت نمبر 48932

غدر تحریک

☆21/ اپریل 1913ء کو امریکہ اور کینیڈا میں مقیم ہندوستانی تارکین وطن نے ہندوستان کو انگریزوں کے چنگل سے آزاد کروانے کے لئے ایک تنظیم کی بنیاد رکھی۔ اس کا اصل نام تو ہندی ایسوسی ایشن آف پیسیفک کوسٹ تھا لیکن یہ ''غدر'' تحریک کے نام سے مشہور ہوئی۔

اطلاعات واعلانات

نکاح

مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بھانجی مکرمہ ڈاکٹر امۃ النور بشریٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری فضل احمد صاحب مرحوم ایڈووکیٹ لیہ کے نکاح کا اعلان مکرم اطہر پرویز صاحب ابن مکرم محمد اشرف خاں صاحب کینیڈا کے ساتھ مورخہ 13 مئی 2007ء کو مکرم مجیب احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے بیت الصادق دارالعلوم غربی میں گیارہ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر کیا۔ دلہن مکرم شیر محمد صاحب آف 261 ر۔ب فیصل آباد کی پوتی اور مکرم چوہدری ظفر اللہ وڑائچ صاحب دارالنصر غربی منعم کی نواسی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مشہود احمد صاحب کھوکھر تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد مکرم بشارت احمد صاحب کھوکھر باب الابواب ربوہ 12 مئی 2007ء کو بوجہ برین ہیمبرج وفات پا گئے۔ مرحوم کی عمر 65 سال تھی۔ مرحوم نیک، ملنسار، عبادت گزار اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ مرحوم نے چک نمبر 203 ر۔ب مانانوالہ فیصل آباد میں ایک لمبا عرصہ بطور سیکرٹری مال جماعت کی خدمت کی توفیق پائی اور باب الابواب میں عرصہ چار سال سے تادم آخر سیکرٹری وقف جدید خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نے سوگواران میں ایک بیوہ، چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کے بلند درجات اور مغفرت کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ اپلائیڈ سائنسز اسلام آباد نے بی ایس کمپیوٹر اینڈ انفارمیشن سائنسز چار سالہ ڈگری پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ طالب/طالبہ علم کا میٹرک اور F.Sc میں فزکس اور ریاضی کے ساتھ فرسٹ ڈویژن یا مساوی قابلیت ہونا ضروری ہے۔ داخلہ خالصتاً تحریری امتحان اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا۔ تحریری امتحان کراچی، اسلام آباد، لاہور، ملتان، پشاور اور کوئٹہ میں ہوگا۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 29 جون 2007ء ہے جبکہ تحریری امتحان 21 جولائی 2007ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ اور فون نمبر پر رابطہ کریں۔

www.pieas.edu.pk

فون نمبرز: 051-2208028-051-2207381

انسٹیٹیوٹ آف سپیس ٹیکنالوجی اسلام آباد نے ماسٹرز ڈگری پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔ (i) ایئرو سپیس انجینئرنگ (ii) سیٹلائٹ انجینئرنگ (iii) ریموٹ سینسنگ اینڈ جیو انفارمیشن سسٹم (iv) میٹیریل سائنس اینڈ انجینئرنگ (v) مینوفیکچرنگ انجینئرنگ (vi) ویلڈنگ انجینئرنگ (vii) سیٹلائٹ کمیونیکیشن انجینئرنگ (viii) موبائل کمیونیکیشن سسٹمز (ix) موبائل اینڈ سیٹلائٹ کمیونیکیشن (x) الیکٹرونکس انجینئرنگ (xi) سپیس ٹیکنالوجی اینڈ پلینیٹری ایکسپلوریشن۔ ان پروگرامز میں داخلہ کیلئے گریجویٹ اسیسمنٹ ٹیسٹ پاس کرنا ضروری ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 جون 2007ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ اور فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

www.ist.edu.pk

051-9273306-9273316

(نظارت تعلیم)

نکاح وتقریب شادی

مکرم سہیل احمد صاحب بٹ محمود آباد کراچی تحریر کرتے ہیں کہ میرے کزن مکرم حافظ ناصر احمد صاحب آصف ابن مکرم نثار احمد صاحب طارق دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ کی شادی مورخہ 24 مئی 2007ء کو ہمراہ محترمہ راحت شریف صاحبہ بنت مکرم شریف احمد صاحب بھٹی مرحوم دھیر کے کلاں گجرات ہوئی۔ مکرم عبدالسلام صاحب شاہد نے بمبلغ 25 ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 24 مئی 2007ء کو بمقام ناصر ہال، گجرات نکاح کا اعلان کیا۔ اگلے روز دارالرحمت شرقی راجیکی میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ احمدیت اور دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

داخلہ ٹیسٹ مریم گرلز ہائی سکول

مریم گرلز ہائی سکول ربوہ میں اول ادنیٰ میں داخلہ جات کیلئے داخلہ ٹیسٹ 19۔ اگست 2007ء کو صبح 9 بجے ہوگا اور جماعت ششم میں داخلہ کیلئے داخلہ ٹیسٹ 20۔ اگست 2007ء کو صبح 9 بجے ہوگا۔ باقی کلاسز میں گنجائش نہ ہے۔ داخلہ فارم و پراسپکٹس نیز مزید معلومات کیلئے سکول سے رابطہ کریں۔

(ہیڈ مسٹریس مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ فریحہ منظور رانا صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نمبر 4 علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتی ہیں کہ میری خالہ کی بیٹی محترمہ عنبرین ملک صاحبہ یو۔کے بنت مکرم ملک منور احمد صاحب گوجرانوالہ گھٹنے کی شدید تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر جماعت احمدیہ میرپور خاص تحریر کرتے ہیں کہ مکرم کریم احمد نعیم صاحب ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور معالج خصوصی حضرت مصلح موعود مورخہ 16 مئی 2007ء کو ہیوسٹن امریکہ میں وفات پا گئے۔ آپ بفضل اللہ تعالیٰ موصی تھے اور آپ کی تدفین قطعہ موصیان، ہیوسٹن امریکہ میں ہوئی۔ آپ بہت ہی مخلص احمدی تھے اور بہت قربانی کرنے والی شخصیت تھے آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ہم عمر تھے اور بچپن کے دوست بھی۔ جس کا ذکر حضور نے MTA پر بچوں کی کلاس میں بھی فرمایا تھا۔ آپ کو فرقان فورس میں بھی 3 ماہ تک خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ پاکستان قیام کے دوران میانوالی ضلع کے امیر رہے اور امریکہ قیام کے دوران نیویارک جماعت کے جنرل سیکرٹری، نیوجرسی جماعت کے سیکرٹری تربیت اور مجلس انصاراللہ کے نیشنل سیکرٹری مال رہے۔ آپ کی شادی محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر غلام حیدر صاحب سے ہوئی اور دو بیٹے اور تین بیٹیاں اپنے پیچھے یادگار چھوڑی ہیں سب سے چھوٹی بیٹی محترمہ امۃ الشافی صاحبہ خاکسار کی اہلیہ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سلطان محمد صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ مکرم حسن محمد صاحب مرحوم کا پتہ کا آپریشن میو ہسپتال لاہور میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم لیاقت علی صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ میرا بیٹا محمد حارث عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے۔ ہسپتال سے گھر آ گیا ہے لیکن طبیعت میں کچھ بھی افاقہ نہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شافی و مطلق بچے کو لمبی زندگی اور شفائے کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

گورنمنٹ آف پاکستان منسٹری آف فوڈ، ایگری کلچرل اینڈ لائیوسٹاک (فیڈرل واٹر مینجمنٹ سیل) کو اسسٹنٹ انجینئر، اکاؤنٹس آفیسر، ڈیٹا انٹری آپریٹر، آفس اسسٹنٹ، ڈرائیور اور نائب قاصد درکار ہیں۔ درخواستیں 30 جون 2007ء تک بنام سیکشن آفیسر فیڈرل واٹر مینجمنٹ سیل 14-M Plaza, F-8 Markaz اسلام آباد بھجوائی جاسکتی ہیں۔

گورنمنٹ آف پاکستان منسٹری آف پرائیوٹائزیشن وانویسٹمنٹ کو ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ سیل اور کیپیٹل مارکیٹس اینڈ انشورنس سیکٹر سے متعلقہ دو سالہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر مینیجرز، ٹیکنیکل اسسٹنٹس کنسلٹنٹس ٹرانسلیشن درکار ہیں۔ درخواستیں 28 جون 2007ء تک بنام ڈائریکٹر جنرل ایڈمن Privatisation Commission 5-A Constitution Avenue, EAC building اسلام آباد بھجوائی جاسکتی ہیں۔

نوٹ: تفصیلات کیلئے 12 جون 2007ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

حضرت میرزا محمد رمضان علی صاحب
پشاوری رفیق حضرت مسیح موعود

(ولادت قریباً 1866ء۔ بیعت 1897ء۔ وفات 18 جون 1954ء)

شروع جوانی میں ہی تکمیل دینیات کرکے صوفیاء کی صحبت اختیار کی۔ اصلاح نفس اور قلب کے واسطے مجاہدات کا آغاز کیا۔ کچھ عرصہ علم توجہ کی طرف بھی راغب رہے۔ حضرت مولانا محمد سرور شاہ صاحب اور حضرت مولانا غلام حسن خان کے فیض اور شاگردی کا اثر تھا کہ آپ جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور عبادات اور تقویٰ شعاری میں بھی خوب ترقی کی آپ کے اخلاق حسنہ، خاموش دعوت الی اللہ اور دعاؤں کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے کئی سعید روحوں کو صداقت قبول کرنے کی توفیق ملی چنانچہ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی قاضی خیل ہوتی ضلع مردان سابق امیر جماعت احمدیہ سرحد تحریر فرماتے ہیں:۔

''آپ کے توسط، دعوت الی اللہ اور صحبت صالح سے آپ کے خالہ زاد بھائی محترم نذر علی خاں صاحب میرزا یوسف علی خان صاحب اور میرزا رجب علی خان صاحب پسران میرزا نوروز علی خان صاحب کشمیری محلّہ چڑوہ کوہان پشاور 1902ء میں احمدی ہوئے۔ آپ کے توسط سے میرزا شیر علی خان خلف میرزا رجب علی خان صاحب ساکن کوچہ گل بادشاہ شہر پشاور جو سوات لیوی میں جمعدار تھے، احمدی ہوئے۔ میرزا محمد سلطان صاحب اور میرزا محمد شریف خان اور صوفی محمد اسمٰعیل صاحب احمدی ہوئے۔ حضرت میرزا رمضان علی صاحب فطرتاً نہایت حلیم الطبع بردبار، صوفی منش، منکسر مزاج انسان تھے۔ تہجد خواں، پرہیزگار، خیر خواہ اور ہمدرد تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت کا بڑا شوق تھا۔ محترم میرزا نذر علی خان بھی خوش الحان اور ذوق وشوق سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔ آپ کی مجلس میں کشوف ورؤیا اور الہام کا تذکرہ رہتا اور خود بھی صاحب کشف والہام تھے۔ اکثر دعاؤں میں لگے رہتے۔ مستجاب الدعوات تھے۔ آپ نے احمدیت کی وجہ سے...... ہر طرح کی اذیت صبر وتحمل سے برداشت کی آپ کو صوفیت اور صوفیاء سے انس رہا۔''

(تاریخ احمدیہ سرحد ص 73,72)

آپ کا جنازہ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب نے پڑھایا اور پشاور کے احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 17 ص 388)

میں فخر سے کہہ سکوں

جماعت احمدیہ کی طرف سے مولانا رحمت علی صاحب کو انڈونیشیا بھجوایا گیا مگر جماعت احمدیہ کی غربت کا ان دنوں یہ حال تھا کہ مربی بھجوانے کے لئے تو پیسے جمع کر لئے جاتے مگر واپس بلانے کا خرچ مہیا نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ مولانا کو بھی جب بھجوایا گیا تو سال پر سال گزرتے گئے لیکن جماعت کو یہ توفیق نہ مل سکی کہ انہیں اپنے بیوی بچوں سے ملنے کے لئے واپس بلائے۔

ان کے بچے باپ کی محبت سے محروم یتیموں کی طرح پل کر بڑے ہونے لگے۔ ایک دن ان کے سب سے چھوٹے بیٹے نے جو سکول میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ اپنی ماں سے پوچھا کہ اماں سکول میں سب بچے اپنے ابا کی باتیں کرتے ہیں اور جن کے ابا باہر ہیں وہ بھی آخر واپس آ ہی جاتے ہیں اور اچھی اچھی چیزیں اپنے بچوں کے لئے لاتے ہیں۔ پھر یہ میرے ابا کہاں چلے گئے کہ واپس آنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ ماں یہ سن کر آبدیدہ ہوگئی اور جس سمت میں اس نے سمجھا کہ انڈونیشیا واقع ہے اس سمت میں انگلی اٹھا کر یہ کہا کہ بیٹا تمہارے ابا اس طرف خدا کا پیغام پہنچانے گئے ہیں اور اسی وقت واپس آئیں گے جب خدا کو منظور ہوگا۔ اس عورت کے جواب میں درد تو تھا لیکن شکوہ نہیں تھا۔ احساس بے اختیاری تو تھا لیکن احتجاج نہیں تھا کیونکہ وہ خود بھی قربانی کے جذبہ سے سرشار تھیں۔ مولوی صاحب کو انڈونیشیا گئے ہوئے دس سال گزر چکے تھے جب آپ کو پہلی مرتبہ انڈونیشیا سے کچھ عرصہ کے لئے بلوایا گیا۔ لیکن پھر جلد ہی انڈونیشیا بھجوایا گیا۔ انڈونیشیا میں اپنے اہل وعیال سے الگ رہ کر تربیت میں جو وقت انہوں نے صرف کیا اس کا عرصہ 26 سال بنتا ہے۔ بالآخر جماعت نے یہ فیصلہ کیا کہ اب ان کو مستقلاً واپس بلا لیا جائے۔ تب ان کی بیوی جواب بوڑھی ہو چکی تھی حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بڑے درد سے یہ عرض کیا کہ دیکھیں جب میں جوان تھی تو اللہ ہی کی خاطر صبر کیا اور اپنے خاوند کی جدائی پر اف تک نہ کی۔ اپنے بچوں کو کسمپرسی کی حالت میں پالا پوسا اور جوان کیا۔ اب جب کہ میں بوڑھی اور بچے جوان ہو چکے ہیں اب ان کو واپس بلانے سے کیا فائدہ۔ اب تو میری تمنا پوری کر دیجئے کہ میرا خاوند مجھ سے دور خدمت دین کی مہم ہی میں دیار غیر میں مر جائے اور میں فخر سے کہہ سکوں کہ میں نے اپنی تمام شادی شدہ زندگی دین کی خاطر قربان کر دی۔

(الفضل 3 نومبر 2004ء)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وارا کین عاملہ ومربیان کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

وردی سے زیادہ بنیادی مسئلہ شفاف انتخابات ہیں

امریکی نائب وزیر خارجہ رچرڈ باؤچر نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کشمیر سمیت دیگر امور کو حتمی شکل دیں پاکستان میں وردی سے زیادہ بنیادی مسئلہ شفاف انتخابات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر پرویز مشرف جمہوریت کے عزم پر قائم ہیں اور انہوں نے شفاف انتخابات کرانے، وردی کا معاملہ آئین کے مطابق حل کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔

عدلیہ پر کوئی دباؤ نہیں، قوم کو خوشخبری سنانے کے وعدے پر قائم ہوں

قائم مقام چیف جسٹس رانا بھگوان داس نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ قوم کو خوشخبری سنانے کے وعدے پر قائم ہیں۔ رانا بھگوان داس نے 24 مارچ کو قائم مقام کا حلف لینے کے بعد قوم کو اچھی خبر سنانے کی بات کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ تاثر غلط ہے کہ حکومت ججوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے سپریم کورٹ کے نئے وکلاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وکلاء کو قانون کی بالادستی کیلئے کام کرنا چاہئے۔

کوئٹہ 10 سیکیورٹی اہلکاروں کی ہلاکت پر کریک ڈاؤن

کوئٹہ میں دہشت گردی کے واقعہ میں 10 سیکیورٹی اہلکاروں کی ہلاکت کے بعد پولیس نے صوبائی دارالحکومت سمیت نواحی علاقوں میں بڑے پیمانے پر کریک ڈاؤن شروع کر دیا ہے اور بی این پی مینگل گروپ کے رہنما آغا حسن بلوچ سمیت 28۔ افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ گرفتار افراد سے تفتیش کی جارہی ہے اور مزید گرفتاریوں کا بھی امکان ہے۔

ریکارڈ ترقیاتی فنڈز سے غربت اور انتہا پسندی مزید کم ہوگی

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ امریکہ اور پاکستان کے مابین تعلیم صحت اور معاشی واقتصادی شعبوں میں تعلقات مزید مضبوط ہو رہے ہیں انہوں نے کہا کہ تعلیم اور صحت کے شعبوں میں اصلاحات کے ذریعے انقلابی تبدیلیاں لائی جارہی ہیں۔ حکومت سماجی واقتصادی ترقی کیلئے ریکارڈ فنڈز خرچ کر رہی ہے جس سے غربت اور انتہا پسندی میں مزید کمی واقع ہوگی۔

جاپان سے دفاع سمیت تمام شعبوں میں تعاون بڑھائیں گے

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان خطے میں امن واستحکام کیلئے اپنا کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ جاپان سے دفاع سمیت تمام شعبوں میں تعاون بڑھائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ڈیفنس سٹڈیز جاپان کے 19 رکنی وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کیا جس نے جمعہ کو ایوان صدر میں ان سے ملاقات کی۔ صدر نے اہم دوطرفہ علاقائی اور عالمی امور پر پاکستان کا مؤقف واضح کیا اور کہا کہ ہم ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کے خلاف ہیں اور اس حوالے سے پاکستان کی پارلیمنٹ نے سخت قانون سازی کی ہے تاہم پرامن استعمال اور سول مقاصد کیلئے ایٹمی توانائی کا حصول ہر ملک کا حق ہے۔

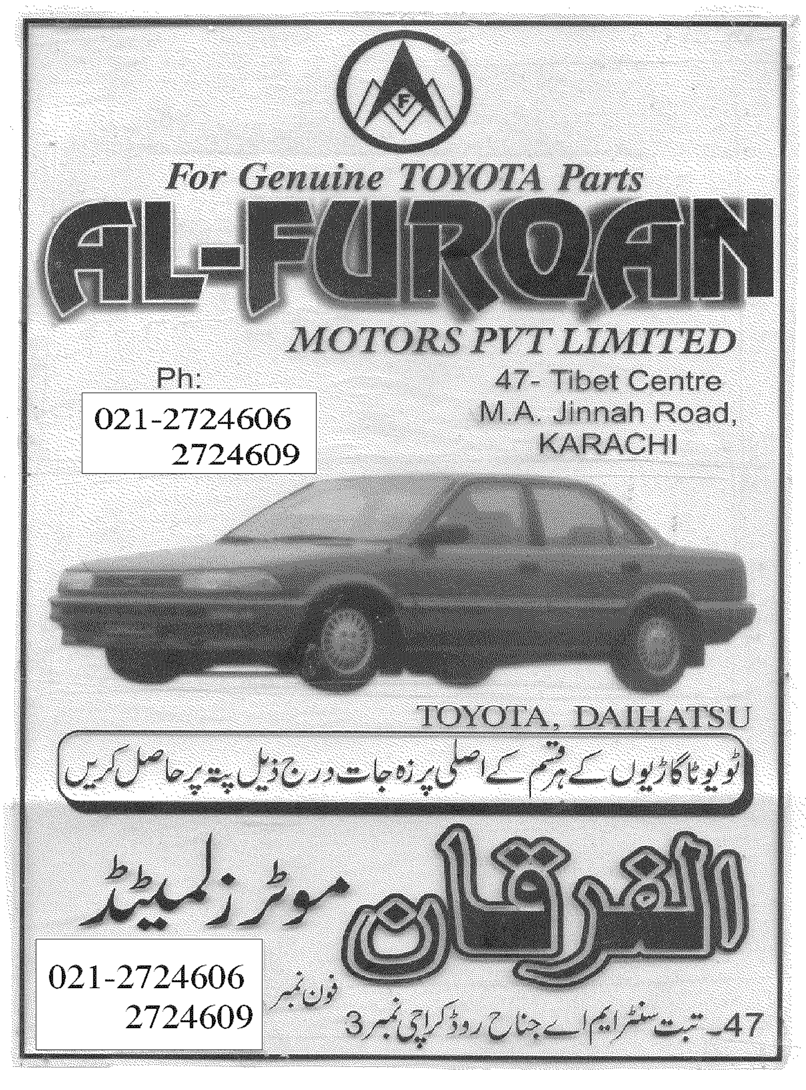

ربوہ میں طلوع وغروب 18	
طلوع فجر	3:20
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	7:19

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434 فیکس: 213966

معیاری اینٹ کے جنرل آرڈر سپلائیر
موبائل: 0333 6716066
برکس کمپنی (بھٹہ خشت) ساہیوال روڈ ربوہ
النصیب
پروپرائیٹر: نصیب انور 1/12 دارالنصر غربی ربوہ رابطہ: 047-6211595

SUZUKI
MINI MOTORS
Authorised Dealer:
PAK SUZUKI MOTOR CO.LTD
54-Industrial Areal, Gulberg III, Lahore
TeL:5873197-5873384-5712119 Fax:5713689

ضرورت ہے
ایک ملٹی نیشنل کمپنی (کنسلٹنگ انجینئرنگ) کے مقامی دفتر واقع لاہور میں ایک آفس مینیجر سیکرٹری کی ضرورت ہے۔ کم از کم تعلیم: سائنس گریجوایٹ، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے استعمال میں مہارت، ٹائپنگ سپیڈ کم از کم 40wpm، اکاؤنٹ کی تعلیم اور تجربہ ہو تو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب قابلیت
رابطہ فیکس: 042-5845532
ای میل: tamalik44@yahoo.com

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون: 0425301549-50-042-8490083
042-5418406-7448406
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
پروپرائیٹر: چوہدری اکبر علی

C.P.L 29-FD